تار کا پتہ الفضل قادیان

رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۵

اَنَّ الفضل بید الله یؤتیه من یشآء عسٰے ان یبعثک ربک مقاماً محمودًا

اللّٰہ اکبر

الفضل قادیان

روزنامہ

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN.

شرح چندہ
سالانہ
ششماہی
سہ ماہی
ماہانہ

ایڈیٹر
غلام نبی

ترسیل زر
بنام منیجر روزنامہ
الفضل ہو

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

قیمت سالانہ بیرون ہند ۱۸؍

جلد ۲۴	مورخہ ۱۸ ربیع الثانی ۱۳۵۵ھ	یوم پنجشنبہ	مطابق ۹ جولائی ۱۹۳۶ء	نمبر ۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

قادیان ۷ - جولائی - سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طبیعت بدستور ناساز ہے ؂

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے - کہ مختار بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری مختار احمد صاحب ایک لمبا عرصہ بعارضہ سل بیمار رہنے کے بعد بعمر ۲۴ سال فوت ہوگئیں - انا للہ وانا الیہ راجعون - حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے نماز جنازہ پڑھائی - اور مرحومہ بہشتی مقبرہ میں دفن کی گئیں - احباب دُعائے مغفرت کریں ؂

آج بھی صبح کو خوب زور کی بارش ہُوئی - اور بارش کے پانی کے نکاس کے لئے بہت سے اصحاب نے اپنے ہاتھوں سے کام کیا - جن میں حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب ریٹائرڈ سول سرجن بھی شامل تھے - بارشوں کی وجہ سے موسم نہایت خوشگوار ہوگیا ہے ؂

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اگر ایمان کی حفاظت نہ کروگے تو شیطان اسے چرالیگا

"دیکھو جن چیزوں کی تم قدر کرتے ہو - ان کو صندوقوں میں بڑی حفاظت سے رکھتے ہو - اگر ایسا نہ کرو - تو وہ ضائع ہو جاتی ہیں - اسی طرح اس مال کا جو ایمان کا مال ہے - چور شیطان ہے - اگر اس کو بچا کر دل کے صندوقوں میں احتیاط سے نہ رکھوگے - تو چور آئے گا اور لے جائیگا - یہ چور بہت ہی خطرناک ہے - دُوسرے چور جو اندھیری راتوں میں آکر نقب لگاتے ہیں - وہ اکثر پکڑے جاتے ہیں! اور سزا پاتے ہیں لیکن یہ چور ایسا ہے کہ اسکی عُمر نہیں ہے اور ابھی پکڑا نہ جائیگا یہ اس وقت آتا ہے جب گناہ کی تاریکی پھیل جاتی ہے - کیونکہ چور اور روشنی میں دُشمنی ہے - جب انسان اپنا مونہہ خدا کی طرف رکھتا ہے - اور اُسی کی طرف رجوع اور توجہ کرتا ہے - تو وُہ روشنی میں ہوتا ہے اور شیطان کو کوئی موقعہ اپنی دستبرد کا نہیں ملتا - پس کوشش کرو کہ تمہارے ہاتھوں میں ہمیشہ روشنی رہے - اگر غفلت بڑھ گئی - تو یہ چور آئے گا - اور سارا اندوختہ لے جائے گا - اور برباد ہو جاؤ گے - اس لئے اس اندوختہ کو احتیاط اور اپنی راستبازی اور تقوے کے ہتھیاروں سے محفوظ رکھو یہ ایسی چیز نہیں ہے - کہ اسکے ضائع ہونے سے کچھ حرج نہ ہو بلکہ اگر یہ اندوختہ جاتا رہا - تو ہلاکت ہے - اور ہمیشہ کی زندگی سے محروم ہو جاؤ گے" (الحکم ۷ - دسمبر ۱۹۰۲ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبار احمدیہ

ختم قرآن کی تقریب

۲۹ جون جناب راجہ علی محمد صاحب افسر مال و نائب مہتمم بندوبست لاہور نے اپنے لڑکے غالب احمد کے ختم قرآن کے موقعہ پر ایک دعوت دی جس میں احباب جماعت کے علاوہ شہر کے دوسرے معززین کو بھی مدعو کیا گیا تھا۔ کھانے کے بعد غالب احمد نے جس کی عمر سات سال کی ہے۔ قرآن مجید کے ایک رکوع کی تلاوت کی۔ اس کے بعد ملک فیض الرحمن گجراتی نے ایک نظم پڑھی جس میں یہ دعا کی گئی تھی۔ کہ اللہ تعالےٰ عزیز کو قرآن مجید کے معانی اور مطالب سمجھنے اور ان پر عمل کرنے کی توفیق عطا کرے۔ اس کے بعد خاکسار نے ایک مختصر سی تقریر کی۔ جس میں اس تقریب کی غرض وغایت بیان کی۔ پھر صوفی عبدالرحیم صاحب (محکمہ ریلوے لاہور) نے تقریر کی آخر میں جناب شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ نے تقریر کی۔ اور دعا پر یہ تقریب ختم ہوئی احباب عزیز غالب احمد کی درازی عمر اور خادم دین بننے کے لئے دعا فرمائیں۔ (خاکسار ملک عبدالرحمن خادم۔ بی۔ اے ایل۔ ایل۔ بی۔ گجراتی)

تبادلہ

جماعت احمدیہ راولپنڈی کے دو مخلص دوست حافظ شیخ عطاء اللہ صاحب اسسٹنٹ پوسٹماسٹر اور ڈاکٹر محمد خان صاحب آئی۔ ایم۔ ڈی بسلسلہ ملازمت تبدیل ہو کر لاہور اور عدن کو روانہ ہو گئے ہیں۔ جناب شیخ صاحب بوجہ اپنی سادگی اور خدا ترسی کے خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ احباب دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ ہر دو اصحاب کو نئے مقامات پر خوش وخرم رکھے اور بیش از پیش خدمات دینیہ کی توفیق عطا کرے۔ خاکسار مرزا محمد حسین سیکرٹری جماعت احمدیہ راولپنڈی۔

ایل ایل بی میں کامیابی

مستری چراغ دین صاحب کوٹھی ترکھاناں کے بھائی عبدالعزیز صاحب ایم اے نے امسال ایل ایل بی کا امتحان پاس کیا ہے۔ آپ اس سال آئی سی ایس کے امتحان میں شامل ہونے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ احباب دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کو اس ارادہ میں استقامت بخشے اور امتحان میں کامیاب کرے۔ خاکسار بشیر احمد بی۔ اے لاہور

احمدیہ لائبریری و ریڈنگ روم سرگودھا

۱۹ جون بابو محمد سعید صاحب امیر جماعت احمدیہ سرگودھا نے احمدیہ لائبریری و ریڈنگ روم کا سنگ بنیاد رکھا۔ اس موقع پر ایک بڑے مجمع نے جس میں عورتیں اور بچے بھی شامل تھے۔ لمبی دعا کی۔ احباب دعا کریں۔ کہ اللہ تعالےٰ اس کی تکمیل میں ہمارا معاون و مددگار ہو۔ انشاء اللہ تبلیغ کے لئے اس کا قیام بہت مفید ثابت ہوگا۔ خاکسار غلام رسول سیکرٹری مال

ضروری اطلاع

سندھ میں ڈاک کا خاطر خواہ انتظام نہیں جس کی وجہ سے بعض دفعہ خطوط ضائع ہو جاتے ہیں۔ اس لئے دوست آئندہ حسب ذیل پتہ پر خط لکھا کریں۔ مگر پتہ انگریزی میں ہونا چاہیئے۔ مرزا اعظم بیگ اسسٹنٹ ایجنٹ ناصر آباد اسٹیٹ۔ ڈاکخانہ سمارا روڈ ضلع تھرپارکر سندھ۔

تصحیح

میں نے وصیت ۵۶۳۴ میں جو اخبار الفضل میں شائع ہو چکی ہے غلطی سے ۷/۵ تنخواہ لکھوا دی تھی۔ اصل تنخواہ ۸۵/- روپیہ ہے۔ لیکن وضعات کے بعد مجھے نقد ۷/۵ ملتے ہیں۔ مجھے بعد میں اس کا علم ہوا ہے۔ کہ پوری تنخواہ کی وصیت ہونی چاہیئے۔ اس لئے بذریعہ اعلان ہذا اس کی تصحیح کرتا ہوں۔ (خاکسار سردار احمد خاں پوسٹل کلرک حویلیاں ضلع ہزارہ)

درخواست ہائے دعا

(۱) میری والدہ بیمار ہے۔ احباب سے درخواست ہے۔ کہ ان کی صحت کے لئے دعا کریں۔ خاکسار صدیق الرحمن بنگالی۔ قادیان۔

(۲) خانصاحب محمد یٰسین صاحب چند دنوں سے بیمار چلے آتے ہیں احباب ان کی شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز سید محمود احمد صاحب کوٹری کی صحت کاملہ کے لئے بھی دعا کی جائے۔ خاکسار ملک حبیب حسن نقاد۔ قادیان (۳) تمام احمدی احباب کی خدمت میں ملتمس ہوں کہ میرے ترقی کاروبار کیلئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ نیز مجھے کچھ مالی مشکلات بھی حائل ہیں۔ انکے لئے بھی۔ خاکسار رحمت اللہ پرائیویٹ میڈیکل پریکٹشنر قلعہ سوبھا سنگھ۔

جناب شیخ غلام قادر صاحب کا افسوسناک انتقال

یہ خبر نہایت ہی رنج اور افسوس کے ساتھ سنی جائیگی۔ کہ شیخ غلام قادر صاحب سابق سکرٹری میونسپل کمیٹی پٹھانکوٹ ۵ جولائی کو پٹھانکوٹ میں وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ بسلسلہ ملازمت پٹھانکوٹ رہائش رکھتے تھے۔ لیکن ملازمت کے بعد وہیں سکونت پذیر ہو گئے۔ آپ نہایت مخلص احمدی تھے۔ ہم اس افسوسناک حادثہ میں مرحوم کے خلف اکبر مولانا سالک صاحب ایڈیٹر اخبار انقلاب اور ان کے برادران خورد سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے مرحوم کے چھوٹے صاحبزادے پُرجوش احمدی نوجوان ہیں۔ احباب دعا کریں۔ کہ خدا تعالےٰ مرحوم کو آغوشِ رحمت میں جگہ دے۔ اور ان کے پسماندگان کو نیکی اور تقوےٰ میں ان کا سچا جانشین بنائے۔ امید ہے ان کے قابل فرزندوں میں سے کوئی صاحب ان کے مختصر سوانح حیات لکھ کر برائے اشاعت ارسال فرمائیں گے

احراریوں کی طرف سے ریتی چھلہ کے متعلق مقدمہ کی سماعت

بٹالہ ۷ جولائی۔ احرار نے قادیان کے بعض پیشہ ور لوگوں سے ریتی چھلہ کے متعلق جو مقدمہ زیر دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری دائر کر رکھا ہے۔ اس کی سماعت کے لئے علاقہ مجسٹریٹ صاحب بٹالہ کی طرف سے ۷ جولائی تاریخ مقرر تھی۔ صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے انجمن کے مختار عام منشی محمد الدین صاحب اور جناب مرزا عبدالحق صاحب پلیڈر گورداسپور موجود تھے۔ مگر آج کوئی کارروائی نہ ہوئی۔ اور آئندہ سماعت کے لئے ۱۴ جولائی تاریخ مقرر ہوئی ::

مولانا عبدالوہاب صاحب عمر خلف الرشید

حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ قادیان

فرماتے ہیں:-

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ میں نے جناب سراج الاطباء حکیم مختار احمد صاحب ممتاز لاہور کی تصنیف کردہ کتاب "ذوقِ شباب" کو لفظ بلفظ پڑھا۔ آپ کا انداز بیان اس قدر دلربا اور آسان ہے۔ کہ عوام اور خصوصاً نوجوان اس مفید کتاب سے بے حد فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ مجھے بھی نوجوانوں کے ساتھ رہنے کی وجہ سے ان کا کچھ تجربہ ہے۔ اس لئے میں نوجوانوں سے عرض کرتا ہوں۔ کہ وہ اس کتاب کو پڑھ کر سبق حاصل کریں۔ اور جوانی کے دشمنوں سے خبردار ہوں۔ والد محترم حضرت مولانا حکیم نور الدین صاحب خلیفۃ المسیح اول کے پاس بہت سے نوجوانوں کے بجید عبرت انگیز خط آتے تھے۔ میری خواہش تھی۔ کہ ان خطوط کو شائع کر دیتا تاکہ نئی نسل کے لئے سرمایہ عبرت ہو لیکن میں امید کرتا ہوں۔ کہ فاضل مصنف کی یہ کتاب بھی بجید مفید ثابت ہوگی مرد وعورت کے تعلقات اور ان کے امراض و منع حمل کے متعلق ہدایات کا باب نہایت عمدہ رنگ میں لکھا ہے۔ اور علاج میں نہایت مفید اور عمدہ نسخہ جات بلا بخل ظاہر کئے ہیں۔ میں چاہتا ہوں۔ کہ نوجوان اس مفید کتاب سے ضرور استفادہ کریں اللہ تعالےٰ فاضل مصنف کو اس مفید کتاب کی اشاعت کی جزائے خیر دے۔ قیمت مجلد عہ بجلد عہ معہ محصولڈاک (دستخط) عبدالوہاب عمر خلف حضرت مولانا حکیم نور الدین صاحب خلیفۃ المسیح اوّل ::

ملنے کا پتہ:- کتبخانہ و دواخانہ طب جدید اندرون دہلی دروازہ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۱۸ ربیع الثانی ۱۳۵۵ھ

بیواؤں کی وجہ سے ہندوؤں کی مشکلات

اور ان کے انسداد کا سراسر غلط طریق

ہندو دھرم نے جن مشکلات - اور مصائب میں ہندوؤں کو ڈال رکھا ہے ان میں سے ایک بیوگان کا قضیہ بھی ہے۔ ہندو دھرم کے احکام اور ہندو دھرم کی قدیم روایات قطعاً اس کے خلاف ہیں کہ کسی بیوہ کی خواہ شیر خوارگی کے زمانہ میں ہی اس کے ماتھے پر بیوگی کا داغ لگ چکا ہو۔ دوبارہ شادی کی جائے۔ اور راسخ الاعتقاد ہندو جو بہت بڑی اکثریت میں ہیں - اس عقیدہ پر پختگی کے ساتھ قائم ہیں۔ البتہ نوزائدہ فرقہ آریہ سماج کے بانی نے اس میں کسی قدر ترمیم کردی ہے۔ لیکن وہ ترمیم ایسی ہے کہ جو صرف ان کی کتاب "ستیارتھ پرکاش" کی زینت بنی ہوئی ہے۔ عملی طور پر خود آریہ سماج بھی اسے قبول کرنے سے قاصر چلی آتی ہے۔ اور وہ ہے نیوگ۔ بانی آریہ سماج نے بیوگان کی شادی کی ویسی ہی مخالفت کی ہے۔ جیسی کہ ایک قدیم خیالات کے ہندو کو اپنے مذہبی احکام اور قومی روایات کے پیش نظر کرنی چاہیئے۔ چنانچہ بحوالہ منو لکھا ہے:-

"برہمن - کھشتری اور ویش ورنوں میں طشت یونی عورت اور کھشت ویرج مرد (جن کا رخصتانہ ہو چکا ہو) کا پنر وواہ (دوسری شادی) نہ ہونا چاہیئے"
(ستیارتھ پرکاش صفحہ ۱۳۱)

ایک دوسری جگہ لکھتے ہیں:-

"دوجوں میں مرد اور عورت کا ایک ہی بار بیاہ ہونا آدی شاستروں میں لکھا ہے۔ دوسری بار نہیں" (صفحہ ۱۳۲)

پھر اسی پر اکتفا نہیں کی - بلکہ دوبارہ شادی کے بہت سے نقائص گنائے ہیں اور اس کے مقابلہ میں وید سے یہ تعلیم پیش کی ہے - کہ:-

"گیارھویں مرد تک عورت نیوگ کر سکتی ہے - ویسے مرد بھی گیارھویں عورت تک نیوگ کر سکتا ہے" (ستیارتھ صفحہ ۱۳۶)

اس کے ساتھ ہی نیوگ کی تفصیلات بیان کی ہیں - اس کی حکمتیں اور فوائد بتائے ہیں۔ اور بار بار اس پر عمل کرنے کی تاکید فرمائی ہے - لیکن باوجود اس کے نیوگ نے ابھی تک آریہ سماج میں بھی مقبولیت حاصل نہیں کی - اور ادھر اہل ہنود اب بھی بیوگان کے متعلق مشکلات میں مبتلا ہیں - بلکہ روز بروز اور زیادہ الجھنوں میں پھنستے جا رہے ہیں۔ جیسا کہ اس مضمون سے ظاہر ہے - جو بھائی پرمانند جی کے اخبار "ہندو" نے "بیواؤں کا مسئلہ" کے عنوان سے ۲۹ر جون کے پرچہ میں شائع کیا ہے - اس میں سب سے پہلے تو ہندوؤں سے یہ شکوہ کیا گیا ہے - کہ:-

"سیاسیات کی چکا چوند نے مجلسی خامیاں اور عیوب کی طرف سے اہل ملک اور خاص کر اہل ہنود کو اس قدر غافل بنا دیا ہے - کہ پے در پے اور روزانہ متوحش خبریں سنکر بھی وہ آنکھیں کھولنے پر مائل نہیں ہوتے - کوئی ہفتہ واری یا روزانہ اخبار آپ اٹھا کر پڑھ لیں کہیں نہ کہیں کسی معصوم نوزائیدہ بچہ کی لاش کی برآمدگی کی پریشان کرنے والی خبر پر ضرور آپ کی نظر پڑے گی۔ مگر ہندو سماج ہے - کہ ان معصوم - بے زبان اور انصاف اور حق کے سچے متلاشیوں کی خاموش مگر دل دہلانے والی آواز بھی اس کو خواب غفلت سے بیدار نہ کر سکی"

اس کے بعد ہندوؤں کو معصوموں کے قتل کے مجرم قرار دیتے ہوئے لکھا ہے:-

"اس امر سے کون منکر ہو سکتا ہے کہ یہ معصوم بچے جن کو بوقت پیدائش گلا گھونٹ کر یا کسی دیگر طریقہ پر موت کے گھاٹ اتارا جاتا ہے - اکثر بیوگان کے پیٹ سے پیدا ہوتے ہیں - اور بیوگان کے رشتہ دار اس خوف سے کہ برادری میں ان کی بدنامی ہوگی - اپنی جھوٹی عزت کو برقرار رکھنے کی خاطر بچے کے قتل پر آمادہ ہو کر بلا پس و پیش صف قاتلاں میں شامل ہو جاتے ہیں۔ ان لوگوں سے کوئی پوچھے کہ نمائشی عزت کا کھونا کیا اتنا بڑا گناہ ہے کہ اسے بچانے کی خاطر انسان ارتکاب قتل پر آمادہ ہو جائے۔ وہ کونسا مذہب ہے - جو پاس عزت کو نوزائیدہ بچوں کے قتل پر ترجیح دے"

پھر اس قتل عام کی وجہ یہ بتائی ہے - کہ:-

"جس صورت میں ہم جوان عورتوں کو ان کی مرضی کے خلاف یا بہر حال ان کی رضامندی حاصل کئے بغیر بیوگی کی زندگی بسر کرنے پر مجبور کرتے ہیں - اور وہ بحالت مجبوری یا نفس کا شکار ہو کر ایک خاص معیار زندگی سے جو کئی صدی پہلے اس زمانہ کے طریق رہائش اور مجلسی زندگی کی بناء پر قائم کیا گیا تھا۔ گر کر اور انسانی فطرت سے مجبور ہو کر بعض ان بچوں کی ماں بن جاتی ہیں - جن کو موجودہ آئین مجلسی ان کو اپنی اولاد سمجھنے اور پرورش کرنے میں مانع ہیں - تو ایسی بیوگان کا فعل کسی حالت میں گناہ کے مترادف نہیں - اور ہر دو گناہوں کی تمام تر ذمہ واری ان اشخاص پر ہے - جو اول ایسی صورت مہیا کرتے ہیں - اور پھر اس کے نتائج کو برداشت کرنے کی طاقت نہ رکھ کر بزدلانہ طور پر قتل معصوماں کے مرتکب ہوتے ہیں"

مگر باوجود یہ سب کچھ جاننے بوجھنے کے اس کے متعلق ایسی تجاویز پیش کی گئی ہیں - جن پر عمل کرنا یا تو ہندوؤں کے لیے ایسا ہی مشکل ہوگا۔ جیسا کہ نیوگ پر کھلم کھلا عمل کرنا - یا پھر ان کی اخلاقی پستی اور معاشرتی خرابی کی کوئی حد نہ رہے گی:-

مثلاً ایک تجویز یہ ہے:- کہ

"قوم یتیم خانوں میں اس قسم کا خاص انتظام کرے - کہ نوزائیدہ بچے بلا دریافت نام و پتہ داخل ہو سکیں ذمہ دار اشخاص کو اس محکمہ کا انتظام دیا جائے جہاں اس قسم کے بچے داخل کئے جائیں۔ اور یہ محکمہ رات دن کھلا رکھا جائے۔ اس بات کا خاص لحاظ رکھا جائے - کہ کوئی شخص اس مکان کے اردگرد یا قریب نہ جانے پائے - جہاں اجنبی اشخاص اس قسم کے بچوں کو چھوڑنے آئیں۔ نیز وہ کمرہ جہاں یہ "یتیم" بچے اولاً داخل ہوں - اس طور پر تعمیر ہونا چاہیئے - کہ کمرہ میں بیٹھے ہوئے شخص کو باہر کا شخص جو لڑکے کو چھوڑنے آئے نظر نہ پڑے"

ایک اور تجویز یہ پیش کی گئی ہے کہ

"عوام میں یہ علم عام کر دیا جائے - کہ اولاد کن طریقوں سے روکی جا سکتی ہے"

ان تجاویز کے مقابلہ میں بیوگان کی شادی کو بہت ہی کم اہمیت دی گئی ہے اور ڈرتے ڈرتے صرف اتنا کہا ہے - کہ:- "خلاف مرضی کسی کو بیوگی کی زندگی بسر کرنے پر مجبور نہ کیا جائے"

لیکن حقیقت یہ ہے - کہ اس ساری مصیبت کا علاج صرف وہی ہے - جو اسلام نے بتایا - اور جو بیوگان کی شادی ہے - باقی سب تجاویز ایک پرزور سیلاب کے سامنے ریت کا بند باندھنے کے مترادف ہیں - جس کا ٹوٹنا یقینی ہے - اور پھر مجلسی خرابیوں کا سیلاب رہی سہی شرم و حیا - اور غیرت و حمیت کو بھی بہا کر لے جائے گا۔ ہندو دھرم نے بیوگان کی شادی معیوب قرار دے کر اگر اس کی ممانعت نہ کی ہوتی - تو آج ہندوؤں کو ایسی تجاویز سوچنے کی ضرورت پیش نہ آتی جو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیت کے خلاف مولٰنا ابوالکلام آزاد کا حیرت انگیز بیان

دینِ اسلام کی تکمیل ربّانی مصلحین کی آمد کے منافی نہیں

(۵)

عجیب بات

مولانا ابوالکلام آزاد نے ایک اور عجیب بات اپنے خطوط میں یہ لکھی ہے کہ اگر یہ امر تسلیم کیا جائے۔ کہ قرآن مجید کی موجودگی میں بھی دنیا کو کسی مزکّی معلّم روحانی اور مسیح و مہدی کی ضرورت ہے۔ تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ قرآن مجید اپنے دعوٰی اکملیت میں نعوذ باللہ صادق نہیں۔ چنانچہ لکھتے ہیں۔

"اگر نجات کے لئے قرآن کامل ہے تو پھر وہ عقائد کافی ہیں۔ جو قرآن نے بتلادیئے ہیں۔ زیادہ کاوش میں ہم پڑیں ہی کیوں؟" "اگر کافی نہیں ہیں اور نئے شرائط نجات کی گنجائش باقی ہے۔ تو پھر قرآن ناقص نکلا۔ اتناہی نہیں۔ بلکہ وہ اپنے اعلان اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ میں صادق نہیں"

امتِ محمدیہ کا اممِ سابقہ سے مقابلہ

اس سے ظاہر ہے۔ کہ مولٰنا کے نزدیک اکملیت دین اور اتمام نعمت کے نتیجہ میں نعوذ باللہ امتِ محمدیہ پر خیر و برکت کے وہ دروازے بند ہو چکے ہیں۔ جو اس سے پہلے دین کے نامکمل ہونے کے باوجود دنیا کے لئے کھلے تھے۔ یعنی قرآن مجید کے نزول سے پہلے اگر دنیا گمراہ ہوتی۔ تو اللہ تعالیٰ اس کی ہدایت کے لئے مصلحین مبعوث فرما دیتا۔ لیکن قرآن کریم کے نزول کے بعد اس نے نعوذ باللہ یہ طے کر لیا۔ کہ اب خواہ دنیا کتنی ہی گمراہ ہو جائے۔ اس کی ہدایت کے لئے کوئی مصلح کھڑا نہیں کرونگا ہر شخص سمجھ سکتا ہے۔ کہ فیضانِ الٰہی کے چشمہ رواں کا بند ہو جانا کوئی قابل مسرت امر نہیں لیکن مسلمانوں کی کوتاہی عقل کا اس سے بڑھکر اور کیا ثبوت ہوگا۔ کہ وہ یہ کہنے سے ذرا بھی نہیں ہچکچاتے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے اصلاح خلق کے عہد کو نعوذ باللہ اب بالائے طاق رکھدیا ہے۔ کیونکہ قرآن آچکا۔ اگر قرآن مجید کے نزول کے بعد دنیا سے گمراہی بالکل مٹ جاتی ضلالت

قطعًا معدوم ہو جاتی۔ اور تو اور خود مسلمانوں کا قدم قعر مذلت میں نہ گرتا۔ تو کسی حد تک تسلیم کیا جاسکتا تھا۔ کہ چونکہ اب دُنیا سے ضلالت مفقود ہو گئی ہے۔ اس لئے اب کسی مصلح ربانی کی ضرورت نہیں لیکن۔ جب حقیقت یہ ہے۔ کہ قرآنِ مجید کی موجودگی کے باوجود نہ صرف عام مسلمان بلکہ ان کے علماء بھی شر من تحت ادیم السماء کا مصداق بن چکے باالفاظ مولٰنا آزاد یہود کی ہو بہو نقل کر رہے ہیں۔ اور دشمنانِ اسلام بھی زوروں پر ہیں۔ تو ایسی حالت میں مصلح ربانی کے آنے کا دروازہ مسدود قرار دینا سوائے اس کے کیا معنے رکھتا ہے۔ کہ نعوذ باللہ امتِ محمدیہ خیرالامم نہیں بلکہ شر الامم ہے۔ پہلی امتوں میں تو خرابی پیدا ہونے پر اللہ تعالیٰ کسی شخص کو چارہ گر بنا کر بھیج دیتا تھا۔ لیکن اب اس نے فیصلہ کر دیا ہے کہ خواہ مسلمان کس قدر خستہ حال ہو جائیں۔ کس قدر روحانیت سے دُور ہو جائیں۔ ان کے علاج کے لئے کوئی آسمانی مصلح کھڑا نہیں کرے گا۔ کیا دنیا میں ڈاکٹری اور طب کی کتابوں کی موجودگی تمام مریضوں کے علاج کے لئے کافی سمجھی گئی ہے۔ اگر نہیں۔ اور ہر ہوشمند انسان طبی کتب کے ساتھ ڈاکٹروں اور طبیبوں کی بھی ضرورت سمجھتا ہے۔ تو پھر یہ کہنا کہ روحانی مریضوں کے علاج کے لئے صرف قرآن کریم کا موجود ہونا کافی ہے کیونکر قرین عقل سمجھا جاسکتا ہے۔ ہمیشہ قابل اور تجربہ کار ڈاکٹر یا طبیب کی مریض کو ضرورت ہوتی ہے۔ اور گو وہ ڈاکٹر یا طبیب کتابوں سے ہی فائدہ اٹھاتے ہیں۔ لیکن اگر صرف کتابیں ہوں۔ ان کتابوں کے سمجھنے والے دُنیا میں موجود نہ ہوں۔ تو ان سے کوئی فائدہ نہیں پہنچ سکتا۔ یہی حال عالم روحانیت کا ہے۔ عالم روحانیت میں بھی جب تک ایک مزکی اور معلم روحانی نہ ہو۔ آسمانی کتاب سے لوگ

فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ آخر تورات یہودیوں کے پاس موجود ہی تھی۔ مگر چونکہ وہ نہ اُسے سمجھتے تھے۔ اور نہ اس پر عمل کرتے تھے۔ اس لئے خداتعالیٰ کو کہنا پڑا۔ کہ وہ ان گدھوں کی طرح ہیں۔ جن پر کتابیں لدی ہوئی ہوں۔

اسلام پر بہت بڑا اعتراض

پس اکملیت اسلام اور اتمام نعمت کے اگر وہ معنے لئے جائیں۔ جو مولٰنا آزاد سمجھتے ہیں۔ تو یقینًا اس سے اسلام پر اعتراض وارد ہوگا۔ کہ اس نے دنیا کی گمراہی کا کوئی علاج نہ کیا۔ اس نے وحی و الہام اور رُوح القدس کی تائیدات کو آسمان پر روک لیا۔ اور زمین والوں کو صرف ایک کتاب بھیجدی۔ اور یہ شرط رکھدی کہ لَایَمَسُّہٗۤ اِلَّا الْمُطَہَّرُوْنَ کہ وہی لوگ اسے سمجھ سکینگے۔ جو تقوٰی و طہارت سے حصہ رکھتے ہیں۔ گویا جب دُنیا سے تقوٰی طہارت اٹھ گیا۔ تو اس کتاب کو سمجھنے والا بھی کوئی نہ رہا۔

آیت اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ سے اجرائے نبوت کا استنباط

غرض اکملیت دین اور اتمام نعمت کا وہ مفہوم سمجھنا جو مولانا آزاد نے بیان کیا ہے۔ کسی طرح درست نہیں حقیقت یہ ہے۔ کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے شریعتِ اسلامی کو کامل قرار دیا ہے۔ اور چونکہ شریعت کا اصل مقصد یہ ہے۔ کہ وہ بندوں کا خدا تعالیٰ سے تعلق قائم کرے۔ اسلئے جب خدا تعالیٰ نے کہا۔ کہ قرآنی شریعت سابقہ تمام شرائع سے زیادہ مکمل ہے۔ تو لازمًا اس کا یہ مطلب ہوا۔ کہ اس پر عمل کرنے سے بہت زیادہ خدا تعالیٰ کا قرب حاصل ہو سکتا۔ اور اس کا بہت زیادہ عرفان میسر آسکتا ہے پس بیشک شریعت اسلام کامل ہے۔ مگر ان معنوں میں کہ یہی نوع انسان کا خدا تعالیٰ سے "کامل تعلق" پیدا کرتی ہے۔ اور کامل تعلق کا چونکہ انتہائی مقام نبوت ہے۔ اس لئے اس سے یہ بات یقینًا مترشح ہوئی۔ کہ قرآن مجید پر عمل کرکے انسان خداتعالیٰ کا انتہائی قرب یعنی مقام نبوت حاصل کر سکتا ہے

اگر یہ مقام حاصل نہیں کر سکتا۔ تو اس کے یہ معنے ہونگے۔ کہ قرآن مجید نعوذ باللہ کامل نہیں بلکہ ناقص ہے جس پر عمل کرکے اللہ تعالیٰ کے قرب کا کامل مقام حاصل نہیں ہو سکتا۔ مگر ایسا ماننا اس آیت کے منشا کے صریح خلاف ہے۔ پس لازمًا اس سے یہ ثابت ہوا۔ کہ قرآن مجید بوجہ اپنی اکملیت کے انسان کو اللہ تعالیٰ کے قرب کے کامل سے کامل مرتبہ تک پہنچاتا ہے اور خدا تعالیٰ کے قرب کا انتہائی مقام چونکہ نبوت ہے اسلئے ثابت ہوا۔ کہ قرآنِ مجید پر عمل کرکے انسان نبی بھی بن سکتا ہے۔ غرض بجائے اسکے کہ اس آیت سے یہ استنباط ہو۔ کہ آئندہ کیلئے امتِ محمدیہ میں مصلح ربانی نہیں آسکتے۔ یہ استنباط ہوتا ہے۔ کہ امتِ محمدیہ کی اس قدر بلند شان ہے۔ اور قرآن مجید ایسی کامل و اکمل شریعت ہے۔ کہ اس پر عمل کرکے انسان نبوت کا مقام بھی حاصل کر سکتا ہے۔

تکمیل دین اور اتمام نعمت کا مولٰنا آزاد کے نزدیک مفہوم

خود مولٰنا آزاد ترجمان القرآن مجید کے مکمل ہونیکا آج سے بیس برس پہلے یہ مفہوم بیان کر چکے ہیں کہ "تمام پچھلی شریعتوں کی جامع" اور اتمام نعمت کا مفہوم یہ بیان کر چکے ہیں۔ کہ "آخری امت سارے پچھلی امتوں کے برکات و نعم سے مالا مال اور اس لئے ان سب سے اشمل و اصلح ہے" (تذکرہ صفحہ ۱۷۷) مولانا کے ان خود بیان کردہ معانی سے بھی یہ ثابت نہیں ہو سکتا۔ کہ آئندہ امتِ محمدیہ میں کوئی مصلح نہیں آئیگا۔ کیونکہ وہ ان دونوں الفاظ کے یہ معنے بتاتے ہیں۔ کہ قرآن مجید پچھلی تمام شریعتوں کا جامع ہے۔ اور امتِ محمدیہ سابقہ تمام امم کے برکات و نعم کی وارث اور ان سے مالا مال ہے اب عجیب بات یہ ہے۔ کہ مولانا یہ تو تسلیم کرتے ہیں کہ امتِ محمدیہ پچھلی تمام امتوں کے فیوض و برکات سے مالا مال ہے۔ مگر یہ ماننے کیلئے تیار نہیں۔ کہ پچھلی امتوں کی طرح اس امت میں بھی مصلحین آسکتے ہیں۔ حالانکہ جب یہ امت گزشتہ امتوں کی ہر نعمت میں حصہ دار ہے۔ تو کس طرح ہو سکتا ہے۔ کہ پہلی امتوں میں تو اعتقادی یا عملی خرابیوں کے پیدا ہونے پر اللہ تعالیٰ کے نبی اور رسول آتے رہیں۔ مگر امتِ محمدیہ میں اعتقادی اور عملی خرابیوں کے پیدا ہونے پر کوئی نبی اور رسول نہ آئے۔ کیا یہ وعدہ اس خدا کا نہیں جس کی شان میں لَا یُخْلِفُ الْمِیْعَادَ آتا ہے؟

پس قرآن مجید کی آیت اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ سے یہ استنباط کرنا کہ اب کوئی مصلح نہیں آئے گا کسی طرح درست نہیں۔ یہ بالکل باطل اور دور از واقعہ مفہوم ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بانیٔ سلسلۂ احمدیہ کی طرف سے ایک معترض کو مفصل جواب

اس کی مزید وضاحت کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک تحریر پیش کی جاتی ہے۔ جس میں حضور نے اسی آیت کے متعلق مذکورۃ الصدر اعتراض کا جواب دیا ہے۔ آپ ارقام فرماتے ہیں:-

"معترض نے یہ بھی لکھا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ۔ اور پھر اعتراض کیا ہے۔ کہ جبکہ دین کمال کو پہونچ چکا ہے۔ اور نعمت پوری ہو چکی۔ تو پھر نہ کسی مجدّد کی ضرورت ہے۔ نہ کسی نبی کی۔ مگر افسوس کہ معترض نے ایسا خیال کر کے خود قرآن کریم پر اعتراض کیا ہے۔ کیونکہ قرآن کریم نے اس امت میں خلیفوں کے پیدا ہونے کا وعدہ کیا ہے...... اور فرمایا ہے۔ کہ اُن کے وقتوں میں دین استحکام پکڑے گا۔ اور تزلزل اور تذبذب دُور ہو گا۔ اور خوف کے بعد امن پیدا ہوگا۔ پھر اگر تکمیلِ دین کے بعد کوئی بھی کارروائی درست نہیں۔ تو بقول معترض کے جو تیس سال کی خلافت ہے۔ وُہ بھی باطل ٹھہرتی ہے۔ کیونکہ جب دین کامل ہو چکا۔ تو پھر کسی دُوسرے کی ضرورت نہیں۔ لیکن افسوس کہ معترض بے خبر نے ناحق آیت اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ کو پیش کر دیا۔ ہم کب کہتے ہیں۔ کہ مجدد اور محدث دُنیا میں آ کر دین میں سے کچھ کم کرتے ہیں یا زیادہ کرتے ہیں۔ بلکہ ہمارا تو یہ قول ہے کہ ایک زمانہ گزرنے کے بعد جب پاک تعلیم پر خیالاتِ فاسدہ کا ایک غبار پڑ جاتا ہے اور حق خالص کا چہرہ چھپ جاتا ہے۔ تب اُس خوبصورت چہرہ کو دکھلانے کے لئے مجدّد اور محدّث اور رُوحانی خلیفے آتے ہیں۔ نہ معلوم کہ بے چارے معترض نے کہاں سے اور کس سے سُن لیا۔ کہ مجدّد۔ اور روحانی خلیفے دُنیا میں آ کر دین کی کچھ ترمیم و تنسیخ کرتے ہیں۔ نہیں۔ وُہ دین کو منسوخ کرنے نہیں آتے۔ بلکہ دین کی چمک اور روشنی دکھانے کو آتے ہیں۔ اور معترض کا یہ خیال کہ اُن کی ضرورت ہی کیا ہے۔ صرف اس وجہ سے پیدا ہُوا ہے۔ کہ معترض کو اپنے دین کی پروا نہیں۔ اور کبھی اُس نے غور نہیں کیا۔ کہ اسلام کیا چیز ہے۔ اور اسلام کی ترقی کس کو کہتے ہیں۔ اور حقیقی ترقی کیونکر۔ اور کن راہوں سے ہو سکتی ہے۔ اور کس حالت میں کسی کو کہا جاتا ہے۔ کہ وُہ حقیقی طور پر مسلمان ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ معترض صاحب اس بات کو کافی سمجھتے ہیں۔ کہ قرآن شریف موجود ہے اور علماء موجود ہیں۔ اور خود بخود اکثر لوگوں کے دلوں کو اسلام کی طرف حرکت ہے۔ پھر کسی مجدّد کی کیا ضرورت ہے۔ لیکن افسوس کہ معترض کو یہ سمجھ نہیں۔ کہ مجدّدوں اور روحانی خلیفوں کی اس امت میں ایسے ہی طور سے ضرورت ہے۔ جیسا کہ قدیم سے انبیاء کی ضرورت پیش آتی رہی ہے۔ اس سے کسی کو انکار نہیں ہو سکتا۔ کہ حضرت مُوسےٰ علیہ السّلام نبی مرسل تھے۔ اور ان کی توریت بنی اسرائیل کی تعلیم کے لئے کامل تھی۔ اور جس طرح قرآن کریم میں یہ آیت اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ ہے۔ اسی طرح توریت میں بھی آیات ہیں۔ جن کا مطلب یہ ہے۔ کہ بنی اسرائیل کو ایک کامل اور جلالی کتاب دی گئی ہے جس کا نام توریت ہے۔ چنانچہ قرآن کریم میں بھی توریت کی یہی تعریف ہے۔ لیکن باوجود اس کے بعد توریت کے صدہا ایسے نبی بنی اسرائیل میں سے آئے۔ کہ کوئی نئی کتاب اُن کے ساتھ نہیں تھی۔ بلکہ اُن انبیاء کے ظہور کے مطالب یہ ہوتے تھے۔ کہ تا اُن کے موجودہ زمانہ میں جو لوگ تعلیم توریت سے دُور پڑ گئے ہوں۔ پھر ان کو توریت کے اصلی منشاء کی طرف کھینچیں۔ اور جن کے دلوں میں کچھ شکوک اور دہریت اور بے ایمانی ہو گئی ہو۔ ان کو پھر زندہ ایمان بخشیں۔ چنانچہ اللہ جلشانہٗ خود قرآن کریم میں فرماتا ہے وَلَقَدْ اٰتَیْنَا مُوْسَی الْکِتٰبَ وَقَفَّیْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ بِالرُّسُلِ۔ یعنی مُوسےٰ کو ہم نے توریت دی۔ اور پھر اُس کتاب کے بعد ہم نے کئی پیغمبر بھیجے تا توریت کی تعلیم کی تائید اور تصدیق کریں۔ اسی طرح دوسری جگہ فرماتا ہے۔ ثُمَّ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا تَتْرَا۔ یعنے پھر پیچھے سے ہم نے اپنے رسول پے در پے بھیجے۔ پس ان تمام آیات سے ظاہر ہے۔ کہ عادت اللہ یہی ہے کہ وُہ اپنی کتاب بھیجکر پھر اس کی تائید اور تصدیق کے لئے ضرور انبیاء بھیجا کرتا ہے چنانچہ توریت کی تائید کے لئے ایک ایک وقت میں چار چار سو نبی بھی آیا۔ جن کے آنے پر اب تک بائیبل شہادت دے رہی ہے۔

...... اب کوئی سوچنے والا سوچے۔ کہ جس حالت میں مُوسےٰ کی ایک محدود شریعت کے لئے جو زمین کی تمام قوموں کے لئے نہیں تھی۔ اور نہ قیامت تک اس کا دامن پھیلا ہُوا تھا۔ خدا تعالےٰ نے یہ احتیاطیں کیں کہ ہزارہا نبی اُس شریعت کی تجدید کے لئے بھیجے۔ اور بارہا آنے والے نبیوں نے ایسے نشان دکھلائے۔ کہ گویا بنی اسرائیل نے نئے سرے خدا کو دیکھ لیا۔ تو پھر یہ امت جو خیر الامم کہلاتی ہے۔ اور خیر الرسل صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دامن سے لٹک رہی ہے کیونکر ایسی بدقسمت سمجھی جائے۔ کہ خدا تعالےٰ نے صرف تیس برس اس کی طرف نظرِ رحمت کر کے اور آسمانی انوار دکھلا کر پھر اس سے مُونہہ پھیر لیا۔ اور پھر اس امت پر اپنے نبی کریم کی مفارقت میں صدہا برس گزر گئے اور ہزارہا طور کے فتنے پڑے اور بڑے بڑے زلزلے آئے اور انواع واقسام کی دجالیت پھیلی۔ اور ایک جہان نے دینِ متین پر حملے کئے۔ اور تمام برکات اور معجزات سے انکار کیا گیا۔ اور مقبول کو نامقبول ٹھہرایا گیا۔ لیکن خدا تعالےٰ نے پھر کبھی نظر اٹھا کر اس امت کی طرف نہ دیکھا۔ اور اس کو کبھی اس امت پر رحم نہ آیا۔ اور کبھی اس کو یہ خیال نہ آیا۔ کہ یہ لوگ بھی تو بنی اسرائیل کی طرح انسان ضعیف البنیان ہیں۔ اور یہودیوں کی طرح ان کے پودے بھی آسمانی آبپاشی کے ہمیشہ محتاج ہیں۔ کیا اُس کریم خدا سے ایسا ہو سکتا ہے جس نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو ہمیشہ کے مفاسد کے دُور کرنے کے لئے بھیجا تھا۔ کیا ہم یہ گمان کر سکتے ہیں۔ کہ پہلی امتوں پر تو خدا تعالےٰ کا رحم تھا۔ اس لئے اُس نے توریت کو بھیجکر پھر ہزارہا رسول اور محدث توریت کی تائید کے لئے اور دلوں کو بار بار زندہ کرنے کے لئے بھیجے لیکن یہ امت موردِ غضب تھی۔ اس لئے اس نے قرآن کریم کو نازل کر کے اُن سب باتوں کو بُھلا دیا۔ اور ہمیشہ کے لئے علماء کو ان کی عقل اور اجتہاد پر چھوڑ دیا۔ اور حضرت موسےٰ کی نسبت تو صاف فرمایا۔ وَکَلَّمَ اللّٰہُ مُوْسٰی تَکْلِیْمًا رُسُلًا مُّبَشِّرِیْنَ وَمُنْذِرِیْنَ لِئَلَّا یَکُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَی اللّٰہِ حُجَّۃٌۢ بَعْدَ الرُّسُلِ وَکَانَ اللّٰہُ عَزِیْزًا حَکِیْمًا یعنی خدا مُوسےٰ سے ہم کلام ہُوا۔ اور اس کی تائید اور تصدیق کے لئے رسُول بھیجے جو مبشر اور منذر تھے۔ تاکہ لوگوں کی کوئی حجت باقی نہ رہے۔ اور نبیوں کا مسلسل گروہ دیکھ کر توریت پر دلی صدق سے ایمان لائیں اور فرمایا وَرُسُلًا قَدْ قَصَصْنٰهُمْ عَلَیْکَ مِنْ قَبْلُ وَرُسُلًا لَّمْ نَقْصُصْهُمْ عَلَیْکَ۔ یعنی ہم نے بہت سے رسول بھیجے اور بعض کا تو ہم نے ذکر کیا۔ اور بعض کا ذکر بھی نہیں کیا۔ لیکن دین اسلام کے طالبوں کے لئے وُہ انتظام نہ کیا۔ گویا جو رحمت اور عنایت باری حضرت مُوسےٰ کی قوم پر تھی۔ وُہ اس امت پر نہیں ہے" (شہادت القرآن)

تکمیل اور چیز ہے اور عمارت کی صفائی اور چیز

پھر فرماتے ہیں:-

"یہ بھی یاد رہے۔ کہ دین کی تکمیل اس بات کو مستلزم نہیں۔ جو اُس کی مناسب حفاظت سے بکلی دست بردار ہو جائے۔ مثلاً اگر کوئی گھر بنائے۔ اور اس کے تمام کمرے سلیقہ سے تیار کرے۔ اور اس کی تمام ضرورتیں جو عمارت کے متعلق ہیں بااحسن وجہ پوری کر دیوے۔ اور پھر مدت کے بعد اندھیریاں چلیں اور بارشیں ہوں۔ اور اس گھر کے نقش و نگار پر گرد و غبار بیٹھ جائے۔ اور اس کی خوبصورتی چھپ جائے۔ اور پھر اس کا کوئی وارث اس گھر کو سفید اور صاف کرنا چاہے۔ مگر اس کو منع کر دیا جائے کہ گھر تو مکمل ہو چکا ہے۔ تو ظاہر ہے۔ کہ یہ منع کرنا سراسر حماقت ہے۔ افسوس کہ ایسے اعتراضات کرنے والے نہیں سوچتے۔ کہ تکمیل شے دیگر ہے۔ اور وقتاً فوقتاً ایک مکمل عمارت کی صفائی کرنا یہ اور بات ہے۔ یہ یاد رہے۔ کہ مجدد لوگ دین میں کچھ بیشی نہیں کرتے۔ ہاں گم شدہ دین کو پھر دلوں میں قائم کرتے ہیں" (شہادت القرآن)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قرآن کے لئے معلم القرآن کا وجود ضروری ہے

اسی طرح فرماتے ہیں۔

"یہ بات بھی درست ہے۔ کہ قرآن ہدایت کے لئے نازل ہوا ہے۔ مگر قرآن کی ہدایتیں اس شخص کے وجود کے ساتھ وابستہ ہیں جس پر قرآن شریف نازل ہُوا۔ یا وہ شخص جو من جانب اللہ اس کا قائم مقام ٹھہرایا گیا اگر قرآن اکیلا ہی کافی ہوتا۔ تو خدا تعالےٰ قادر تھا۔ کہ قدرتی طور پر درختوں کے پتوں پر قرآن لکھا جاتا۔ یا لکھا لکھایا آسمان سے نازل ہو جاتا۔ مگر خدا تعالےٰ نے ایسا نہیں کیا۔ بلکہ قرآن شریف کو دُنیا میں نہیں بھیجا۔ جب تک معلم القرآن دنیا میں نہیں بھیجا گیا۔ قرآن کریم کو کھول کر دیکھو۔ کتنے مقام میں اس مضمون کی آیتیں ہیں۔ کہ یُعَلِّمُھُمُ الْکِتَابَ وَ الْحِکْمَۃَ یعنی وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم قرآن اور قرآنی حکمت لوگوں کو سکھلاتا ہے۔ اور پھر ایک جگہ اور فرماتا ہے۔ وَ لَا یَمَسُّہٗٓ اِلَّا الْمُطَھَّرُوْنَ۔ یعنی قرآن کے حقائق و دقائق انہی پر کھلتے ہیں جو پاک کئے گئے ہوں۔ پس ان آیات سے صاف ثابت ہوتا ہے۔ کہ قرآن شریف کے سمجھنے کے لئے ایک ایسے معلم کی ضرورت ہے جس کو خدا تعالےٰ نے اپنے ہاتھ سے پاک کیا ہو۔ اگر قرآن کے سیکھنے کے لئے معلم کی حاجت نہ ہوتی۔ تو ابتدائے زمانہ میں بھی نہ ہوتی۔ اور یہ کہنا کہ ابتداء میں تو حلِ مشکلاتِ قرآن کے لئے ایک معلم کی ضرورت تھی۔ لیکن جب حل ہو گئیں۔ تو اب کیا ضرورت ہے۔ اس کا جواب یہ ہے۔ کہ حل شدہ بھی ایک مدت کے بعد پھر قابل حل ہو جاتی ہیں۔ ماسوا اس کے امت کو ہر ایک زمانہ میں نئی مشکلات بھی تو پیش آتی ہیں۔ اور قرآن جامع جمیع علوم تو ہے لیکن یہ ضروری نہیں۔ کہ ایک ہی زمانہ میں اس کے تمام علوم ظاہر ہو جائیں۔ بلکہ جیسی جیسی مشکلات کا سامنا ہوتا ہے ویسے ویسے قرآنی علوم کھلتے ہیں۔ اور ہر ایک زمانہ کی مشکلات کے مناسب حال ان مشکلات کو حل کرنے والے روحانی معلم بھیجے جاتے ہیں۔ جو وارث رسل ہوتے ہیں۔ اور ظلی طور پر رسولوں کے کمالات کو پاتے ہیں۔

اور جس مجدد کی کارروائیاں کسی ایک رسول کی منصبی کارروائیوں سے شدید مشابہت رکھتی ہیں۔ وہ عند اللہ اسی رسول کے نام سے پکارا جاتا ہے۔" (شہادت القرآن)

غرض گو قرآنِ مجید ایک کامل شریعت ہے اور اس کا ایک نقطہ اور ایک شوشہ بھی قیامت تک تبدیل نہیں ہو سکتا۔ لیکن قرآنِ مجید کی اکملیت روحانی معلمین کے آنے کے قطعاً منافی نہیں۔ یہ روحانی معلمین خواہ محدث و مجدد ہوں۔ خواہ نبی اور رسول۔ ان میں سے ہر ایک کے آنے کا دروازہ قیامت تک کھلا ہے کیونکہ قرآنی معارف معلمین کے ذریعہ ہی دنیا پر کھلتے ہیں۔

مولانا آزاد سے استفسار

مولانا آزاد اگر یہ امر تسلیم کرنے کے لئے تیار نہ ہوں۔ تو وہ براہِ کرم بتائیں۔ وہ آج سے کچھ عرصہ پہلے کیوں مجددین کی بعثت کو تسلیم کر چکے اور ان کی اقتداء پر زور دے چکے ہیں۔ آج تو وُہ قرآن مجید کے سوا اور کوئی بات تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں۔ لیکن آج سے کچھ عرصہ پہلے وُہ خود حدیث مجدد کو صحیح تسلیم کر چکے ہیں۔ جیسا کہ ان حوالجات سے ظاہر ہے۔ جو اشاعت ہائے ماقبل میں پیش کئے جا چکے ہیں۔ اور جیسا کہ "تذکرہ" میں ایک اور جگہ بھی وہ کھلے الفاظ میں تسلیم کرتے ہیں کہ

"سابقون بالخیرات کے بھی مختلف مراتب و مقامات ہیں۔ اور کتاب و سنت نے ان کے حالات و علائم بتائے ہیں۔ ازانجملہ سب سے اعلےٰ و اکمل طبقہ ان اخص الخواص نفوسِ مزکی کا ہے۔ جن کو قائد توفیقِ الٰہی و سائقِ فیضانِ ربانی عزائمِ امور کے لئے چُن لیتا ہے کہ وہ اِنَّ ذٰلِکَ لَمِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ۔ اور جن کا نورِ علم و عمل مشکوٰۃ نبوت سے ماخوذ اور جن کا قدم طریقِ منہاجِ نبوت پر واقع ہوتا ہے۔ انہی افرادِ خاصہ کو حدیث بخاری میں محدث (بالفتح) کے لفظ سے تعبیر فرمایا۔ اور یہی مورد و مصداق حدیثِ مجدد کے ہیں۔ جو مختلف طرق سے مروی اور اس لئے بلحاظ صحت متن اس کی صحت میں کلام نہیں۔" (تذکرہ صفحہ ۹۲ و ۹۳)

امت محمدیہ میں درجۂ نبوت کے حصول کا اعتراف

پھر وہ امتِ محمدیہ میں صالحیت، شہادت صدیقیت اور نبوت کے دروازہ کا کھلا ہونا بھی تسلیم کر چکے ہیں۔ جیسا کہ ایک جگہ فَمِنْھُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِہٖ وَمِنْھُمْ مُّقْتَصِدٌ وَ مِنْھُمْ سَابِقٌۢ بِالْخَیْرَاتِ بِاِذْنِ اللّٰہِ کی تشریح میں لکھتے ہیں۔

"یہی مقام ہے۔ جو ایک دوسری تقسیم میں مرتبۂ صالحین سے مرتفع ہو کر مرتبۂ شہدا یعنی شاہدینِ حق تک پہونچتا۔ اور پھر صدیقیت تک پہونچ کر انسانیت کبریٰ کے آخری نقطۂ علو و ارتفاع و مرکزِ دائرۂ نوع و مبدءِ کمال و ارتقاء بشری یعنی مقامِ نبوت سے ملحق ہو جاتا ہے۔ کہ کائناتِ ارضی اور نوعِ انسانی میں جماعت مَنْ اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْھِمْ ان چار قسموں سے باہر نہیں۔ مِنَ النَّبِیّٖنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّھَدَآءِ وَالصّٰلِحِیْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِکَ رَفِیْقًا۔" (تذکرہ صفحہ ۸)

اس جگہ مولانا آزاد تسلیم فرماتے ہیں کہ منعم علیہ گروہ چار درجات میں منقسم ہے صلحاء، شہداء، اصدقاء اور انبیاء۔ اب ہم دیکھتے ہیں۔ کہ کیا وہ ان چاروں مراتب کا امتِ محمدیہ کے لئے پانا ممکن سمجھتے ہیں۔ یا نہیں۔ اس کے لئے جب ہم "تذکرہ" کا مطالعہ کرتے ہیں۔ تو اس کے صفحہ ۲۹ حاشیہ پر ان کے یہ الفاظ دکھائی دیتے ہیں کہ

"اصنافِ اربعہ مَنْ اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْھِمْ کے فیضان و برکات کا سلسلہ از اول نشأۃ انسانی اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ قائم و جاری ہے۔"

مولانا آزاد کا افسوسناک تقہقر

اس سے ظاہر ہے۔ کہ مولانا آزاد ایک زمانہ میں مسئلہ اجرائے نبوت کے بھی قائل رہ چکے ہیں۔ اور اس کے لئے وہ اسی آیتِ قرآنی سے استنباط فرماتے رہے ہیں۔ جو جماعت احمدیہ کی طرف سے پیش کی جاتی ہے۔ مگر افسوس! آج مولانا آزاد نہ ان حدیثوں کو درست سمجھتے ہیں۔ جن سے استنباط و استشہاد کا ایک طولانی سلسلہ ان کے "تذکرہ" میں نظر آتا ہے۔ نہ وہ اس حدیثِ مجدد کو درست تسلیم کرتے ہیں۔ جس کے متعلق آج سے بیس برس پہلے ان کا یہ ارشاد تھا۔ کہ "اس کی صحت میں کلام نہیں"۔ نہ اجرائے نبوت کے قائل ہیں۔ بلکہ کہتے ہیں۔ جو شخص کسی مصلح ربانی کی ضرورت کا قائل ہو۔ وُہ قرآن مجید کو ناقص سمجھتا ہے۔

ہم ثابت کر چکے ہیں۔ کہ قرآن مجید کی اکملیت کے باوجود ان نفوسِ مزکی کی ہمیشہ ضرورت ہے۔ جو دینِ اسلام کو تازہ کریں۔ اس کے معارف و حقائق لوگوں پر ظاہر کریں۔ اور اس گرد و غبار کو دور کریں۔ جو اسلام کے منور چہرہ پر پڑی ہو۔ پھر ہم یہ بھی ثابت کر چکے ہیں۔ کہ قرآنِ مجید دُنیا کو ایک مسیح و مہدی کے مبعوث ہونے کی کھلے الفاظ میں خبر دے چکا ہے اور موجودہ زمانہ کی جو المناک حالت ہے۔ وہ بھی پکار پکار کر ایک مصلح ربانی کی ضرورت پر زور دے رہی ہے۔ اس کے لئے ہم نے قرآن مجید کی آیات پیش کی ہیں۔ اور مولانا آزاد پر حجت تمام کرنے کے لئے خود ان کی کتاب سے بھی حوالجات درج کر دیئے ہیں۔ پس ہم اللہ تعالےٰ کے حضور بری الذمہ ہیں۔ اور ہم مولٰنا آزاد سے مؤدبانہ درخواست کرتے ہیں۔ کہ وہ اس نہایت ہی اہم مسئلہ پر مخلی بالطبع ہو کر غور فرمائیں۔ اور یاد رکھیں۔ کہ دنیا کی عزتیں کوئی چیز نہیں اصل عزت وہی ہے۔ جو خدا تعالےٰ کے حضور حاصل ہو۔ دُنیا فانی اور اس کی شہرتیں آنی ہیں۔ کاروانِ عمر بہت تیزی سے گامزن ہے۔ اس لئے بہتر ہے۔ کہ اس دن سے پہلے جبکہ کوئی عزیز سے عزیز بھی کام نہیں آئے گا۔ اپنے لئے سامان مہیا کریں۔ اور خُدا کے اس فرستادہ کو قبول کریں۔ جو چمکتے ہوئے نشانات کے ساتھ قادیان کی مقدس سرزمین میں آیا۔ جس کی صداقت پر زمین و آسمان نے گواہی دی۔ اور جس نے تمام دنیا کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ "میری طرف دوڑو کہ وقت ہے جو شخص اس وقت میری طرف دوڑتا ہے۔ میں اس کو اس سے تشبیہ دیتا ہوں۔ کہ جو عین طوفان کے وقت جہاز پر بیٹھ گیا۔ لیکن جو شخص مجھے نہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صاحب حیثیت اصحاب تبلیغ کے لئے اپنے نام پیش کریں

ریزرو فنڈ فراہم کرنے کی کوشش کی جائے

ابو العطاء مولوی اللہ دتا صاحب مولوی فاضل نے تحریک جدید کے جلسہ میں حسب ذیل تقریر فرمائی

جماعت احمدیہ اور جنگ احزاب

سَأُصْلِيهِ سَقَرَ ۝ وَمَا أَدْرَاكَ مَا سَقَرُ ۝ لَا تُبْقِي وَلَا تَذَرُ ۝ لَوَّاحَةٌ لِلْبَشَرِ ۝ عَلَيْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ ۝ وَمَا جَعَلْنَا أَصْحَابَ النَّارِ إِلَّا مَلَائِكَةً وَمَا جَعَلْنَا عِدَّتَهُمْ إِلَّا فِتْنَةً لِلَّذِينَ كَفَرُوا لِيَسْتَيْقِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ وَيَزْدَادَ الَّذِينَ آمَنُوا إِيمَانًا وَلَا يَرْتَابَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ وَالْمُؤْمِنُونَ وَلِيَقُولَ الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ وَالْكَافِرُونَ مَاذَا أَرَادَ اللَّهُ بِهَذَا مَثَلًا كَذَلِكَ يُضِلُّ اللَّهُ مَنْ يَشَاءُ وَيَهْدِي مَنْ يَشَاءُ وَمَا يَعْلَمُ جُنُودَ رَبِّكَ إِلَّا هُوَ وَمَا هِيَ إِلَّا ذِكْرَى لِلْبَشَرِ ۝ (سورہ مدثر)

حضرات وقت کی مناسبت کے لحاظ سے میں اس وقت دو مطالبات کا ذکر کرتا ہوں۔ تاریخ ادیان سے یہ بات ثابت شدہ ہے۔ کہ ہر مذہبی سلسلہ پر جنگ احزاب کا موقعہ آتا ہے۔ پس ضروری تھا کہ جماعت احمدیہ پر بھی یہ وقت آتا اور دنیا کے مختلف مذاہب مل کر احمدیت پر حملہ کرتے۔ احمدیت کو ابتداء میں دنیا کی اقوام نے معمولی بات سمجھا۔ اور خیال کیا۔ ایک شخص کی بات ہے جب تک یہ شخص زندہ ہے۔ اس کی جماعت رہے گی اس کے بعد خود بخود مٹ جائے گی۔ مگر آج نصف صدی سے زیادہ عرصہ گزر گیا ہے کہ یہ جماعت روز بروز ترقی کر رہی ہے۔ اور اس ترقی کو لوگ محسوس کر رہے ہیں۔ پس خدا تعالےٰ کے قانون کے مطابق ضروری تھا کہ تمام قومیں مل کر جنگ احزاب کی طرح ہمارا مقابلہ کریں۔ آج دشمن کی فوجیں زیادہ ہیں اس کے مقابل پر احمدی جماعت بہت قلیل ہے احمدیت مشکلات میں پڑی ہوئی ہے۔ ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ دشمن کا یہ آخری حملہ ہے اور اس کے بعد اس کی طرف سے کوئی حملہ نہیں ہو گا۔ اور نہ ہی ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ اس حملہ سے بڑھ کر اور کوئی حملہ ہم پر نہیں ہو گا۔ ہاں ہم یہ مانتے ہیں کہ احمدیت کی تاریخ میں اس قسم کا دور پہلے نہیں آیا۔ یہ بالکل جنگ احزاب کا موقعہ ہے۔ سورۃ احزاب کو پڑھنے سے ہر شخص سمجھ سکتا ہے۔ کہ احمدیت کی جنگ عین جنگ احزاب ہے۔ قرآن مجید میں آخری زمانہ کے متعلق اللہ تعالےٰ فرماتا ہے وَإِذَا الْجَنَّةُ أُزْلِفَتْ کہ اس زمانہ میں جنت قریب کی جائے گی۔ اور وَإِذَا الْجَحِيمُ سُعِّرَتْ اور جہنم کی آگ بھڑکائی جائے گی۔ غرضکہ یہ وہ زمانہ ہے جس میں جنت بھی بالکل نزدیک ہے۔ اور جہنم بھی کوئی دور نہیں۔ ہر وہ شخص جو خدا تعالےٰ کا قرب حاصل کرنا چاہتا ہے۔ اس کے لئے سوائے اس کے کہ وہ اپنے امام حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی آواز پر لبیک کہے کوئی صورت نہیں۔ یہ جنگ جو احمدیت اور اس کے مخالفین کے درمیان ہو رہی ہے روحانی جنگ ہے اور جنگ میں جو سپاہی اپنے قائد اور سپہ سالار کی آواز پر لبیک نہیں کہتا وہ اس قابل نہیں سمجھا جاتا کہ زندہ رہے یہی حالت جماعت احمدیہ کی ہے۔ جب تک حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی آواز پر لبیک نہ کہی جائے اس وقت تک ہمارا زندہ رہنا فضول اور بے معنی ہے۔ اس تحریک کے لئے جس کے لئے اس وقت یہ جلسہ منعقد کیا گیا ہے۔ ہماری لمبی لمبی تقریروں کی ضرورت نہیں۔ اور نہ ہی وہ تقریریں کچھ فائدہ دے سکتی ہیں۔ کیونکہ خود حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا وجود اور آپ کے خطبات اس کے محرک ہیں۔ ان سے بڑھ کر آپ لوگوں کے لئے اور کیا چیز محرک ہو سکتی ہے۔ انہی خطبات کی طرف توجہ دلاتے ہوئے کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں:۔

انیس مطالبات کی حکمت

لیکن قبل اس کے کہ ان مطالبات کے متعلق یاد دہانی کراؤں جو میرے سپرد کئے گئے ہیں میں یہ بتانا چاہتا ہوں۔ کہ مطالبات کی تعداد ۱۹ ہے۔ یہ مطالبات ۱۷، ۱۸ بھی ہو سکتے تھے۔ اور ۲۰، ۲۱ بھی ہو سکتے تھے۔ ۱۹ کے عدد کو مطالبات سے کیا نسبت ہے۔ قرآن مجید کی ان آیات سے جو میں نے اس وقت پڑھی ہیں یہ امر ثابت ہے کہ دوزخ پر ۱۹ فرشتے مقرر ہیں۔ اور انسانی جوارح بھی ۱۹ ہیں۔ جن کی وجہ سے انسان گناہ میں مبتلا ہوتا ہے۔ گویا انسانی جوارح کے مقابل پر اسی تعداد میں فرشتے دوزخ پر مقرر ہیں۔ جب تک ان جوارح کو فرشتوں کے تابع نہ کیا جائے۔ جو ہمیشہ نیکی کی تعلیم دیتے ہیں۔ اس وقت تک انسان گناہ سے جس کے نتیجہ میں دوزخ میں جانا پڑتا ہے نجات حاصل نہیں کر سکتا۔ اسی طرح اس مشکل سے جو جماعت احمدیہ کو آج کل درپیش ہے نجات حاصل نہیں ہو سکتی۔ جب تک کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی آواز پر جو انیس مطالبات کے رنگ میں بلند ہوئی ہے۔ ہر احمدی لبیک نہ کہے۔ پس انسانی جوارح بمنزلہ ۱۹ دروازوں کے ہیں۔ جن پر یہ مطالبات فرشتوں کے رنگ میں مقرر ہیں۔ اور آخری زمانہ میں جنت کا قریب ہونا اور جہنم کا بھڑکایا جانا بھی اس سے بالکل واضح ہو جاتا ہے۔ جو شخص ان مطالبات پر عمل کرنے کے لئے اپنے آپ کو پیش کرے گا۔ وہ اپنے لئے جنت کو قریب کرے گا۔ اور جو شخص عمل نہیں کرے گا۔ وہ اپنے لئے جہنم کی آگ بھڑکا رہا ہو گا

معزز اصحاب سے خطاب

اس کے بعد میں ان دو مطالبات کو لیتا ہوں۔ جن کا بیان کرنا میرے ذمہ ہے۔ ان میں سے پہلا مطالبہ یہ ہے۔ کہ صاحب حیثیت مثلاً وکیل ڈاکٹر یا اسی قسم کے اور لوگ جو دنیاوی عزت اور وجاہت رکھتے ہیں اپنے نام دیں۔ تاکہ جہاں ضرورت ہو۔ ان کی تقریریں کرائی جائیں۔ ہو سکتا ہے کہ ان میں سے بعض آدمی یہ سمجھیں کہ ہمیں لیکچر دینے کی کیا ضرورت ہے۔ جب لیکچر دینے کا موقعہ پیش آئے گا۔ اس وقت قادیان سے کسی مولوی کو منگوا لیں گے۔ اور لیکچر کرا دیں گے۔ مگر ایسے لوگوں کو یاد رکھنا چاہیئے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا یہ فرمانا کہ ہمیں اسلام کے لئے بھیک مانگنے سے بھی دریغ نہیں کرنا چاہیئے اپنے اندر اسلام کے لئے بڑا درد رکھتا ہے۔ اور اس درد کی ٹھیس ہم میں سے ہر ایک کے سینہ میں سے اٹھنی چاہیئے:۔

ہندوستان میں آج تک کسی مذہب نے اتنا فروغ حاصل نہیں کیا جتنا بدھ ازم نے اور اس کی ترقی کا راز اسی میں تھا۔ کہ وہ لوگ بھکشو بن کر نکل گئے۔ اور اپنے مذہب کی تعلیم کو دوسروں تک پہونچاتے رہے جس کی وجہ سے ان کو عظیم الشان کامیابی حاصل ہوگی ہماری ترقی کا راز بھی اسی میں ہے کہ ہم باہر نکل جائیں۔ اور اپنے لئے میدان وسیع کریں۔ پس اس مطالبہ کے پیش نظر صاحب حیثیت لوگ اپنے نام لیکچر دینے کے لئے پیش کریں لیکچر دینا کوئی ذلت نہیں۔ احمدیت جو حقیقی اسلام ہے اس کو لوگوں کے سامنے پیش کرنا بڑے فخر کی بات ہے۔ احمدیت حقیقی مساوات قائم کرتی ہے۔ لوگوں میں تفاوت بھی ہوتا ہے مگر وہ مساوات جسے اسلام قائم کرنا چاہتا ہے اس تفاوت کی ضد نہیں۔ اسلام ایک طرف مساوات قائم کرنے کا قائل ہے۔ تو دوسری طرف ایک رنگ کے تفاوت کا بھی قائل ہے اسلام جھوٹی مساوات اور جھوٹے تفاوت کا قائل نہیں۔ تبلیغ چونکہ ان لوگوں کو کرنی ہے۔ جو اسلام کی اصلی تعلیم سے ناواقف ہیں اس لئے ان کے نزدیک مساوات اور تفاوت وہ نہیں جسے اسلام قائم کرنا چاہتا ہے۔ اس لئے وکلاء اور اعلیٰ عہدہ داران جن کو دنیاوی عزت اور وجاہت حاصل ہے وہ لیکچر دیں اور تبلیغ کریں۔ تو یقیناً لوگوں پر زیادہ اثر ہو گا۔ کیونکہ دیکھنے اور سننے والا اس طرف زیادہ دھیان نہیں دیتا کہ کوئی کیا کہہ رہا ہے۔ بلکہ اس کا زیادہ تر دھیان اس امر کی طرف ہوتا ہے کہ کہنے والا کون ہے۔ جب کہنے والا ان کے خیال کے نزدیک قابل عزت ہو گا۔ تو ان پر اس کا زور اثر ہو گا۔ صاحب حیثیت۔ لوگوں میں وہ تمام احباب شامل ہو سکتے ہیں۔ جو معزز عہدوں پر قائز ہیں

اس میں ہمارے ناظر صاحبان بھی شامل ہیں۔ وہ بھی دوسرے دوستوں کی طرح اس کے مخاطب ہیں وہ بھی اپنے نام دفتر تحریک جدید میں رجسٹرڈ کرادیں اور لیکچر دینے کے لئے باہر تشریف لے جایا کریں اس تحریک کا یہ بھی فائدہ ہوگا کہ صاحب پوزیشن دوست مذہبی مسائل سے واقفیت حاصل کرلیں گے۔ اور اپنی علمیت بڑھانے کے علاوہ دوسروں تک سچائی پہنچائیں گے اور اس کا انہیں اللہ تعالیٰ سے اجر ملے گا

ریزرو فنڈ کے لئے کوشش کرنا

دوسرا مطالبہ جس کے متعلق میں اس وقت یاددہانی کرانا چاہتا ہوں۔ وہ ریزرو فنڈ ہے۔ اس کے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے۔ کہ دوست پچیس لاکھ روپیہ جمع کریں۔ تاکہ اس سے مستقل اخراجات چلائے جائیں۔ یہ تحریک اتنی اہم ہے۔ کہ جماعت کو فوراً اس کی طرف توجہ کرکے اب تک یہ روپیہ جمع کردینا چاہیئے تھا۔ مگر افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ احباب نے اس کی طرف توجہ نہیں کی۔ حتیٰ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے مجلس مشاورت کے موقعہ پر فرمایا تھا۔ کہ اگر میری کوئی تحریک ناکام ہوئی ہے تو وہ ریزرو فنڈ کی ہے۔ میں نے جماعت سے یہ مطالبہ کیا تھا کہ وہ ۲۵ لاکھ روپیہ ریزرو فنڈ کے لئے جمع کرے۔ تاکہ مستقل اخراجات اس سے چلائے جاسکیں مگر افسوس ہے کہ جماعت نے اس کی طرف توجہ نہیں کی۔ غور فرمایئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد کہ یہ تحریک ناکام رہی ہے۔ ہمارے لئے کتنی تکلیف کا موجب ہے۔ یہ کوئی اتنی بڑی رقم نہیں۔ جسے جماعت جمع نہیں کرسکتی۔ اگر اس کی طرف توجہ کی جاتی تو اب تک یہ کب کی جمع ہوچکی ہوتی۔ پس احباب اس کی طرف توجہ کریں۔ وہ انسان جو اس مقدس سرزمین میں آج آپ لوگوں کو آواز دے رہا ہے۔ اس جیسا انسان آج روئے زمین میں کوئی نہیں۔ کیا بلحاظ تقویٰ وطہارت کے کیا بلحاظ علم وعرفان اور کیا بلحاظ تدبر ودانش اس کی آواز پر کان نہ دھرنے والا انسان یقیناً خسارہ میں رہے گا۔ ہمارا امام اگر اسلام کے لئے بھیک مانگنے سے جھجکتا نہیں بلکہ وہ فرماتا ہے۔ کہ اگر میرا کوئی بچہ اسلام کے لئے بھیک مانگنے کے لئے تیار نہیں۔ تو میں اس کا منہ دیکھنے کے لئے تیار نہیں ہوں۔ تو ہماری کیا حیثیت ہیں۔ کہ ہم بھکاری نہ بنیں اور اسلام کے لئے بھیک نہ مانگیں۔ اگر آپ کامیابی دیکھنا چاہتے ہیں تو بھکشو بن کر باہر نکل جائیں۔ پھر ہمارے لئے کامیابی حاصل کرنے کے راستہ میں کوئی روک نہیں ہوگی پس یہ وہ مطالبے ہیں جو میں نے آپ لوگوں کے سامنے بیان کئے ہیں۔ ہم پر یہ خدا کا فضل ہے کہ ہم اس کے مسیح موعود کی جماعت میں شامل ہیں اور ضروری ہے کہ ہم قربانی کریں۔ تا اللہ تعالیٰ کے انعامات کے وارث ٹھیریں۔ جیسا کہ پہلوں نے قربانیاں کیں اور اللہ تعالیٰ کے انعامات کے وارث ٹھہرے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مخلصین جماعت کے تحریک جدید کے متعلق تیسرے سال کے وعدے

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے مخلصین جماعت کے ایک معتدبہ حصہ نے چندہ تحریک جدید سال دوم کے وعدے پورے کردئے ہیں۔ اور جن کے وعدے ابھی پورے نہیں ہوئے وہ اس فکر میں ہیں کہ جلد سے جلد اپنے وعدے پورے کرکے ثواب حاصل کریں۔ ایسے احباب کرام کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا یہ ارشاد یاد رکھنا چاہیئے۔

"کہ یہ غفلت اور سستی کا زمانہ نہیں ہے۔ یہ خیال مت کرو کہ اگر آج نہیں کل ثواب کا موقعہ مل سکے گا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی ہے کہ ایک ایسا زمانہ آئے گا۔ جب توبہ قبول نہ کی جائیگی۔ اور یہ مسیح موعود کے زمانہ کے متعلق ہے۔ پس ڈرو اس دن سے کہ جب تم کہو۔ ہم جان ومال دینا چاہتے ہیں۔ مگر جواب ملے۔ کہ اب قبول نہیں کیا جاسکتا۔"

چندہ تحریک جدید کے وعدوں کی آخری میعاد یکم دسمبر ۳۶ء ہے۔ مگر آخر سال تک ادا کرنے کا انتظار نہ کرنا چاہیئے۔ بلکہ میعاد سے قبل ادا کرکے ثواب لینا چاہیئے۔

بعض مخلص دوست ایسے بھی ہیں۔ جو اپنے وعدے پورے کرچکے ہیں۔ اور وہ ابھی سے آئندہ سال کے لئے اپنے وعدے سیدنا امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت بابرکت میں حضور کے اس ارشاد کو یاد رکھتے ہوئے پیش کررہے ہیں۔

"یاد رکھو۔ کہ خدا کے سلسلہ کی ہتک کی گئی ہے۔ تمہارا فرض ہے۔ کہ جان۔ مال اور عزت وآبرو سب کچھ قربان کرکے اسے قائم کرو۔ اور میں مخلصین جماعت سے امید رکھتا ہوں کہ وہ ایسا ہی کریں گے۔"

"اب بھی خطرہ کچھ کم نہیں ہوا۔ صرف اس نے شکل بدل لی ہے ورنہ خطرہ پہلے سے بڑھ گیا ہے۔ میں اس کی تفصیلات میں نہیں پڑسکتا۔ مگر یہ کہے بغیر بھی نہیں رہ سکتا۔ کہ خطرہ پہلے سے زیادہ ہوگیا۔ حکومت کی طرف سے بھی۔ اور احرار کی طرف سے بھی۔ جب انہوں نے سمجھ لیا کہ یہ قوم بے وقوف نہیں۔ کہ یوں ہی آسانی سے پکڑی جائیگے۔ تو ان کے حملہ نے مخفی صورت اختیار کرلی ہے۔"

تیسرے سال کے حسب ذیل وعدے آچکے ہیں۔

(۱) مولانا جلال الدین صاحب شمس جنہوں نے پہلے سال دس روپیہ۔ دوسرے سال کے لئے پچھتر روپیہ دئے۔ تیسرے سال کے لئے ایک سو روپیہ کا وعدہ کیا ہے۔

(۲) مولوی صالح محمد صاحب امرادتی سے لکھتے ہیں۔ پچھلے سال میں بالکل بیکار تھا۔ اس لئے تحریک جدید میں حصہ نہ لے سکا۔ اس سال میں کچھ کام کرتا ہوں وہیں روپے حضور کی خدمت میں پیش کئے تھے۔ جن کو حضور نے ازراہ شفقت منظور فرمالیا تھا۔ اس وقت تیسرے سال کے لئے پندرہ روپیہ کا وعدہ کرتا ہوں۔ تاکہ ثواب کا سلسلہ جاری رہے۔ تیسرا سال شروع ہوتے ہی یہ موعودہ رقم جو میری اور میری اہلیہ کی طرف سے ہوگی پیش کردوں گا۔

(۳) حکیم محمد صدیق صاحب شاہدرہ نے پہلے سال تیس روپیہ دوسرے سال پینتیس روپے دئے۔ تیسرے سال کے لئے چالیس روپیہ کی رقم پیش کرنے کا وعدہ کرتے ہیں۔

(۴) ڈاکٹر محمد شاہ نواز خان صاحب ممباسہ افریقہ نے پہلے سال وعدہ نو بادن شلنگ کا کیا۔ مگر انہوں نے ۲۰۲/۔ شلنگ ادا فرمائے۔ دوسرے سال کا وعدہ ۳۴۸/۔ شلنگ تھا اسے پورا کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ الحمد للہ۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل اور رحم سے اس عاجز کو تین قسطوں میں چندہ تحریک جدید سال دوم ادا کرنے کی توفیق بخشی۔ اب تیسرے سال کی تحریک کا انتظار ہے جب کہ پچھلا وعدہ پورا کررہا ہوں۔ تیسرے وعدہ کا اظہار کردیتا ہوں۔ تاکہ تحریک تک نیت کا ثواب حاصل کرکے سابقون میں شامل ہوسکوں۔ پس عرض ہے کہ تیسرے سال کی مالی تحریک میں انشاء اللہ العزیز چارسو شلنگ پیش کردوں گا۔ مگر یہ رقم موجودہ حالات کو مدنظر رکھ کر ہے۔ اگر زیادہ کا مطالبہ ہوگا۔ تو اضافہ کردوں گا۔ حضور دعا فرمادیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اس عہد کو پورا کرنے کی توفیق دے۔

حضور نے ان احباب کے وعدوں کو منظور فرماتے ہوئے اظہار خوشنودی فرمایا۔

وہ دوست جن کے دوسرے سال کے وعدے واجب ہیں۔ جہاں تک ممکن ہو۔ جلد ادا کرکے ثواب لیں۔

فنانشل سیکرٹری تحریک جدید۔

اعلان

مسمی بلال احمد سکنہ ملتان کچھ عرصہ شیخ فضل الرحمٰن صاحب سکنہ ملتان کے بھٹہ پر ملازم رہا۔ بعد میں کشمیر کمیٹی کی طرف سے چندہ کشمیر فنڈ کی وصولی کا کام کرتا رہا۔ لیکن جلدی ہی اس کے متعلق اخبار میں اعلان کردیا گیا تھا کہ اس کو کوئی چندہ نہ دیا جائے۔ آج کل یہ شخص عدم پتہ ہے۔ اگر کسی دوست کو اس کی موجودہ جائے سکونت کا علم ہو تو دفتر امور عامہ میں اطلاع دیں۔

(ناظر امور عامہ۔ قادیان)

51
Digitized by Khilafat Library Rabwah

ڈسٹرکٹ احرار تبلیغی کانفرنس سرگودھا کے ڈھول کا پول

احرار کا مناظرہ سے فرار

۲۷-۲۸ جون کو سرگودہا میں "احرار تبلیغ کانفرنس" قرار پائی تھی۔ جس کے متعلق تین چار ماہ قبل سے بڑے زور شور سے تیاریاں کی جارہی تھیں۔ کانفرنس سے دو تین ماہ قبل ہی بذریعہ اشتہارات ضلع بھر میں تشہیر کی جارہی تھی۔ لوگوں کی توجہ کو کھینچنے کے لئے کافی سامان مہیا کئے گئے۔ خاص کر جھوٹ سے بے دریغ کام لیا گیا۔ اور اپنی کامیابی کا گر سمجھ کر اشاعت اشتہارات کے ابتدائی ایام سے لے کر تا اختتام کانفرنس نہائت ہی وسعت سے استعمال کیا گیا۔ اعلان کانفرنس کے لئے جو اشتہار شائع کیا گیا اس میں یہ ظاہر کیا گیا تھا۔ کہ اس کانفرنس میں پنجاب و ہندوستان کے نامی گرامی علماء و سیاسی لیڈر مثلاً (۱) ڈاکٹر سر محمد اقبال صاحب (۲) مولوی ظفر علی صاحب (۳) مولوی شبیر حسین صاحب دیوبندی (۴) امیر شریعت مولوی عطاء اللہ صاحب (۵) چودھری افضل حق صاحب (۶) مولوی حبیب الرحمٰن صاحب لدھیانوی (۷) قاضی حسام الدین صاحب وغیرہ وغیرہ تشریف لاکر رونق افزائے کانفرنس ہوں گے۔ احرار کے واقف کار تو پہلے سے ہی تاڑ گئے تھے۔ کہ یہ ڈھونگ محض جلسہ کی رونق بڑھانے کے لئے اور لوگوں سے اتنی عظیم الشان کانفرنس کا واسطہ دے کر روپیہ بٹورنے کے لئے رچایا جا رہا ہے۔ مگر عوام پر یہ حقیقت "کانفرنس" کے موقعہ پر آشکار ہوگئی۔ جبکہ مندرجہ بالا اشخاص میں سے کوئی بھی اس کانفرنس پر نہ آیا۔ اس موقعہ پر کس طرح اللہ تعالےٰ نے جماعت احمدیہ کی نصرت اور تائید فرمائی اور احرار کو ناکامی اور ذلت نصیب ہوئی اس کی تفصیل یہ ہے کہ باہر دیہات میں کانفرنس سے پہلے یہ پروپیگنڈا کیا گیا۔ کہ اس موقعہ پر مرزائیوں سے مناظرہ ہوگا چنانچہ کثرت سے لوگ اس شوق سے اس جلسہ کی رونق کا باعث ہوئے۔ علاوہ ازیں جماعت احمدیہ کے ساتھ بھی اس سے پہلے مناظرہ کے متعلق احرار کی خط و کتابت ہوئی تھی۔ اسی بنا پر جماعت احمدیہ کی طرف سے احرار کے وائس پریذیڈنٹ صاحب کو لکھا گیا۔ کہ اس موقعہ پر جبکہ آپ کے درجنوں "علماء کرام" تشریف لانے والے ہیں۔ ان سے فائدہ اٹھا کر مناظرہ کرالیں۔ قاضی منظور احمد صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ وکیل سینئر وائس پریذیڈنٹ مجلس احرار سرگودہا اس بات پر رضامند ہوگئے۔ اور باہمی سمجھوتہ سے شرائط مناظرہ ۲۶ جون شام کو طے ہوگئیں۔ اور فریقین کے دستخط ہو کر کارروائی مکمل ہوگئی۔ صرف ایک شرط باقی تھی کہ ایک مشترکہ درخواست فریقین کی طرف سے سپرنٹنڈنٹ صاحب پولیس اور اے۔ ڈی۔ ایم۔ صاحب کی خدمت میں حفظ امن کے لئے دے دی جائے۔ اس کے متعلق قاضی صاحب موصوف نے فرمایا۔ کل صبح ۱۱½ بجے آکر درخواست پر دستخط کردوں گا۔ اور درخواست دے کر حفظ امن کے لئے امداد طلب کی جائے گی۔ یہ فیصلہ ہوا کہ ۲۷ جون کو ۴ بجے سے مناظرہ شروع ہوگا۔ اور مضمون وفات مسیح علیہ السلام ہوگا۔ ۲۸ کی صبح کو ختم نبوت اور شام کو صداقت حضرت مرزا صاحب پر علی الترتیب مناظرہ ہوگا۔

۲۷ جون علی الصبح ہماری طرف سے اشتہار شائع کیا گیا۔ جس میں مناظرہ کے متعلق لوگوں کو اطلاع دے دی گئی۔ اور تمام شرائط مناظرہ اس میں درج کردی گئیں۔ اس سے احرار کیمپ میں کھلبلی مچ گئی۔ اور مناظرہ کو ٹلانے کے لئے عجیب و غریب پینترے بدلے گئے۔

حفظ امن کے لئے جو درخواست فریقین کی طرف سے حسب شرائط دی جانی تھی وہ ہم نے صبح ہی لکھ لی۔ اور لگے جناب وائس پریذیڈنٹ صاحب کو تلاش کرنے لیکن وہ باوجود صبح سے تلاش کرنے کے کہیں نہ مل سکے۔ آخر ایک بجے کے قریب ہمارے نمائندگان احرار کی جلسہ گاہ میں گئے تو وہاں مل گئے۔ وہاں ان سے درخواست پر دستخط کرنے کے لئے کہا گیا۔ مگر انہوں نے صاف انکار کردیا۔ اور کہہ دیا۔ کہ ہم مناظرہ کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔

اس کے بعد احرار کی طرف سے ایک اشتہار شائع ہوا۔ کہ مناظرہ نہیں ہوگا۔ کیونکہ حسب شرائط ہم نے ایک مشترکہ درخواست اے۔ ڈی۔ ایم صاحب اور سپرنٹنڈنٹ صاحب پولیس کو دی تھی۔ جو نامنظور ہوگئی ہے۔ حالانکہ یہ بالکل جھوٹ تھا۔ ہماری طرف سے اسی وقت ایک اشتہار شائع کیا گیا۔ جس میں ظاہر کردیا گیا۔ کہ یہ محض مناظرہ سے فرار کی راہیں ہیں۔ ورنہ کوئی درخواست احرار نے نہیں دی۔ بلکہ ہم نے درخواست لکھ کر جناب وائس پریذیڈنٹ صاحب سے دستخط کرانے کی کوشش کی۔ مگر انہوں نے انکار کردیا۔ اور پبلک سے اپیل کی گئی۔ کہ احرار کو مناظرہ سے فرار نہ اختیار کرنے دیں۔ مگر احرار نے مناظرہ کے لئے نہ تیار ہونا تھا نہ ہوئے احمدی مبلغ مولوی دل محمد صاحب مولوی فاضل اور ڈاکٹر عبد الرحمٰن صاحب آف موگہ نے ان کے جلسہ پر جاکر کہا کہ بموجب شرائط طے شدہ اب مناظرہ کا وقت ہے۔ مگر انہوں نے مناظرہ سے صاف انکار کردیا۔ اور طے شدہ شرائط اور اپنی تحریروں کو بالکل ٹھکرادیا۔

اس سے پبلک پر اچھی طرح روشن ہوگیا۔ کہ احرار میں جماعت احمدیہ کے مقابلہ کی تاب نہیں ہے۔ اور وہ اپنی طے شدہ شرائط اور تحریروں کو پس پشت ڈال رہے ہیں۔

۲۸ کی شام کو ہماری طرف سے شہر میں منادی کرائی گئی۔ کہ جو اعتراضات احراریوں نے اپنے جلسہ میں کئے ہیں۔ ان کے جواب دیئے جائیں گے۔ چنانچہ حسب پروگرام بعد نماز مغرب و عشاء مسجد احمدیہ میں جلسہ کیا گیا۔ جس میں مولوی دل محمد صاحب ڈاکٹر عبد الرحمٰن صاحب آف موگہ نے اعتراضات کے جواب دیئے۔ ان تقریروں کو ہندو مسلم پبلک نے بہت پسند کیا۔ اس موقعہ پر احرار کی طرف سے چھوٹے چھوٹے بچے ہمارے جلسہ میں آکر شور مچاتے رہے۔ رات کو جناب حافظ عبد الحی صاحب کے مکان پر بھی پتھر پھینکے گئے۔

خاکسار غلام احمد سکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ سرگودہا

پونچھ میں ایک مؤثر لیکچر

۲۸ جون ۱۹۳۶ء انجمن اسلامیہ پونچھ نے اسلامیہ سکول کی سلور جوبلی کے موقعہ پر ایک جلسہ کیا۔ جس میں علاوہ اور لیکچراروں کے ہمارے مبلغ مولوی محمد صادق صاحب کو بھی تعلیمی امور پر بولنے کے لئے مدعو کیا۔ ہم بمعیت جناب مولوی صاحب وقت معین پر وہاں پہونچ گئے۔ پہلے حنفی مولوی عبد الرحمٰن صاحب کا لیکچر ہوا۔ بعد ازاں جناب مفتی صاحب شہر پونچھ کا وعظ ہوا۔ بعد ازاں ہمارے مبلغ صاحب نے مقررہ موضوع پر تقریر کی۔ تقریر کا اثر خدا کے فضل سے بہت اچھا ہوا۔

جب مولوی صاحب نے تقریر شروع کی۔ اور اسلامیہ سکول کی منتظمہ کمیٹی کا شکریہ ادا کیا کہ اس نے تمام فرقہ بندیوں اور عقائد کے اختلاف کو بالائے طاق رکھ کر بہت اچھا نمونہ پیش کیا ہے۔ تو حنفی مولوی عبد الرحمٰن صاحب نے شور مچانا شروع کردیا۔ کہ ہم احمدیوں سے اتحاد کرنے کے لئے تیار نہیں۔ اور ہم منتظمہ کمیٹی کے فیصلہ کو ٹھکراتے ہیں۔ مولوی مذکور کے اس فعل پر سب سنجیدہ اور تعلیم یافتہ طبقہ نے اظہار ناراضگی کیا۔ اور جناب چوہدری نیاز احمد صاحب چیف جج بہادر صدر جلسہ نے اُسے چپ کروادیا۔ جب تقریر ختم ہوئی۔ تو حنفی مولوی پھر کھڑا ہوگیا۔ اور جناب صدر سے تین منٹ بولنے کی اجازت چاہی۔ مگر جناب صدر جلسہ نے فرمایا یہاں کوئی مباحثہ نہیں ہو رہا۔ پبلک کے سنجیدہ طبقہ نے ایک بار پھر اس کی حرکت پر سخت ملامت کی۔ حتیٰ کہ بعض نے کہا بیٹھ جاؤ تمہیں بولنے کا کوئی حق نہیں۔ اس طرح ہمارا لیکچر بخیر و خوبی ختم ہوا۔

نواب علی سکرٹری انجمن احمدیہ پونچھ کشمیر

اللہ بخش ضیاء مرتد کی بدحواسی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گنج (لاہور) میں ایک سوسائٹی ہر مذہب وملت کے ممبران پر مشتمل قائم ہے جس کے اغراض ومقاصد مختصراً یہ ہیں۔ کہ تمام بنی نوع انسان سے بلا امتیاز ذات پات رنگ ونسل ومذہب حقیقی ہمدردی کرنا۔ مظلوموں کی امداد کرنا اور ظالموں کو ظلم سے باحسن طریق روکنا وغیرہ۔ اس انجمن کے اجلاس ہر ہفتہ منعقد ہوتے ہیں۔ جن میں ہندو مسلم سکھ وغیرہ ممبران اور دیگر لوگ شامل ہوکر نرمی۔ محبت۔ اتحاد۔ اور اخلاق حسنہ وغیرہ پر تقاریر کرتے ہیں۔ ۲۷ر جون کی شام کو اسی قسم کا ایک اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں اللہ بخش ضیاء مرتد بھی آدھمکا۔ جس نے آج کل ڈاڑھی مونچھ استرے کی نذر کر رکھی ہے اور ہیٹ پتلون سے آراستہ ہے۔ اس نے بیٹھتے ہی اشتعال انگیز باتیں سلسلہ احمدیہ کے خلاف کرنی شروع کر دیں۔ کارروائی شروع ہونے پر پہلی تقریر اسی کی رکھی گئی۔ اور میں نے بحیثیت سکرٹری باجازت صدر صاحب اغراض ومقاصد پڑھ کر سناتے ہوئے تنبیہ کی۔ کہ یہاں منافرت انگیز اور سیاسی امور کے متعلق اشتعال انگیز باتوں سے اجتناب کرنا ہوگی۔ لیکن باوجود تنبیہ کر دینے کے انجمن کی پالیسی کے خلاف۔ حکومت اور احمدیت کے خلاف زہر اگلنے لگا

جب تقریر ختم کر چکا۔ تو میں نے بحیثیت سکرٹری کہا میں مناسب سمجھتا ہوں۔ کہ اللہ بخش صاحب کے ان خیالات کی تردید کر دوں۔ میں نے انہیں پہلے متنبہ کر دیا تھا مگر نامعلوم وہ کونسی چیز ہے جو مقرر صاحب کے قوائے عقلیہ کے تعطل کا باعث بنی۔ ممبران انجمن ہذا ان سیاسی قلابازیوں سے جو بعض نفس پرستوں کے لئے شکم پروری کا ڈھونگ ہیں ہمیشہ کے لئے مجتنب ہیں۔ ہاں انجمن ہذا اپنی نوعیت اور حیثیت کے اعتبار سے مانع نہیں کہ کسی مظلوم کی خواہ وہ حاکم ہو یا محکوم مزدور ہو یا سرمایہ دار۔ آقا ہو یا غلام ہندوستانی ہو یا انگریز مناسب امداد کی جائے۔ یہ کس قدر سفلہ پن اور بددیانتی ہے کہ ایک ایسی جماعت پر جو کہ خالص اسلامی اور اسلام کے لئے بہترین قربانیاں کرنے والی اقوام متفرقہ و پراگندہ کو صلح کا عملی پیغام دینے والی ہے۔ اس کے مقدس بانی کا نام ایسے رنگ میں لیا جائے جسے کوئی شریف پسند نہ کرے۔

ابھی میں نے اپنی تقریر کو پوری طرح ختم نہیں کیا تھا۔ کہ اللہ بخش مرتد کمرے سے باہر جانے لگا۔ بعض احباب نے بازوؤں سے پکڑ کر بٹھانے کی کوشش کی۔ تو کہنے لگا یہاں لاکر مجھے بے عزت کیا گیا ہے اگر مجھے معلوم ہوتا۔ کہ اس انجمن پر میرزائیت کے بادل چھائے ہوئے ہیں۔ تو میں کیوں یہاں آکر بے عزت ہوتا۔ نہ معلوم اب یہ مرزائی نوجوان میرے خلاف کیا کچھ کرے گا۔ اب میں یہاں ایک منٹ نہیں ٹھہر سکتا تم کیوں اس کو انجمن سے علیحدہ نہیں کرتے۔ اس پر تمام ممبران نے مرتد مذکور کی بدحواسی

بعدالت سپیشل آفیشل ریسیور پنجاب لاہور

درمعاملہ لالہ ہرکشن لعل دیوالیہ

۷ فیروزپور روڈ لاہور

بذریعہ نوٹس ہذا قرض خواہان لالہ ہرکشن لعل دیوالیہ کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ ۲۰ر جولائی ۱۹۳۶ء برائے ثبوت قرضہ جات مقرر کی گئی ہے۔ لہٰذا تمام قرض خواہان ہمارے روبرو (عدالت عالیہ ہائی کورٹ لاہور میں) تاریخ مذکورہ پر اصالتاً یا بذریعہ وکیل جس کو ضروری ہدایات دی گئی ہوں۔ بمعہ دستاویزات بابت ثبوت قرضہ پیش ہوں۔ یا اپنا بیان حلفی بمعہ دستاویزات ہمارے پاس بھیج دیں۔ بصورت عدم تعمیل نوٹس ہذا۔ شیڈول قرضہ جات بلالحاظ قرضہ غیرحاضر قرض خواہان تیار کیا جائے گا۔

ہمارے دستخط و ثبت مہر عدالت آج مورخہ یکم جولائی ۱۹۳۶ء کو جاری کیا گیا۔

خواجہ نذیر احمد
سپیشل آفیشل ریسیور پنجاب۔ لاہور

قادیان کا قدیمی مشہور عالم اور بے نظیر تحفہ
سرموں کا سرتاج
سرمہ نور رجسٹرڈ
ضعف بصر۔ دھند۔ غبار۔ جالا۔ پھولا۔ ککرے۔ خارش سرخی۔ پانی بہنا۔ ناخونہ۔ گوہانجنی۔ اندھراتا۔ ابتدائی موتیابند۔ وغیرہ کے لئے اکسیر ثابت ہوچکا ہے۔ غرض تاثیر کے لحاظ سے اپنا ثانی نہیں رکھتا
قیمت فی تولہ دو روپیہ۔ چھ ماشہ ایک روپیہ۔ چار آنہ کے ٹکٹ پر نمونہ طلب کریں
ملنے کا پتہ:۔ رفیق حیات قادیان پنجاب ضلع گورداسپور

اگر آپ کو اپنی رفیق بیوی سے محبت ہے
تو آپ کا فرض ہے کہ اس کے حسن اور صحت کی حفاظت کریں۔ ہم آپ کو بتا دینا چاہتے ہیں کہ عورت کے حسن اور صحت کو برباد کر دینے والی وہ خوفناک بیماری ہے جس کو سیلان الرحم کہا جاتا ہے اس کی علامات یہ ہیں کہ ایک سفید زردی مائل یا کسی اور رنگ کی رطوبت بہتی رہتی ہے جس سے عورت کی صحت اور حسن اور جوانی کا ستیاناس ہو جاتا ہے۔ سر میں چکر آنا۔ درد کمر۔ بدن کا ٹوٹنا۔ رنگ زرد اور چہرہ بے رونق ہو جاتا ہے۔ حیض بے قاعدہ کبھی کم اور کبھی زیادہ ہوتا ہے۔ حمل قرار نہیں پاتا اور اگر قرار پایا۔ تو قبل از وقت گر جاتا ہے یا کمزور بچے پیدا ہوتے ہیں۔ یہ موذی مرض اندر ہی اندر جسم کو اس طرح کھوکھلا کر دیتا ہے۔ جس طرح لکڑی کو گھن کھا جاتا ہے۔ اس خطرناک بیماری کے دفعیہ کیلئے دنیا بھر میں بہترین دوائی (اکسیر سیلان الرحم) ہے۔ اس کے استعمال سے پانی کا آنا بالکل بند ہوکر کامل صحت ہو جاتی ہے۔ اور چہرہ پر شباب کی رونق آجاتی ہے۔ اپنی کیفیت مرض لکھیئے۔ قیمت ڈھائی روپیہ (۲۸) نوٹ:۔ کیا ایک عالم سے بھی چھوٹے اشتہار کی امید ہے۔ فہرست دواخانہ مفت منگائیے۔ ملنے کا پتہ:۔ مولوی حکیم ثابت علی محمود نگر ۵ لکھنؤ

دنیا کے مقویات میں ایک آسان مقوی ایجاد
برقی بام
برقی بام دور حاضرہ کی تمام مقوی خارجی ادویات سے ہر شکل میں مقابلتاً بہتر ثابت ہو رہا ہے برقی بام سہل الترکیب خوشبودار اور ہر موسم وہر عمر میں یکساں مفید بالمدھنے گرم کرنے کی تکلیف سے مبرا۔ سوزش جلن سے پاک آبلہ وپوست کندگی کی زحمت سے بری اول ہی روز کے استعمال سے نمایاں فرق محسوس ہوتا ہے۔ متواتر چودہ یوم کے استعمال سے عام خارجی کمزوری ونقائص بچپن کی غلط کاریوں اور عادات وافعال کے اسباب ونتائج وغیرہ دور ہوکر دائمی قوت پیدا ہو جاتی ہے۔ نازک طبع اصحاب کیلئے بہترین تحفہ ہے قیمت فی شیشی کلاں ۲ خورد ۱ (نوٹ) سرعت ورقت کے لئے تحریر کریں بالکیفی اندرونی خرابیاں دور کرنے کیلئے اسی قیمت میں روانہ ہوتی ہیں۔ پتہ:۔ حکیم ظہیر الحسن دمیونسپل کمشنر) متھرا۔ یو۔پی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا تازہ ارشاد

"دنیا پیغام حق کے لئے پیاسی ہے۔ یہ ہمارا کام ہے کہ اس تک زندگی کا جام پہونچائیں" (الفضل ۲۶ جون)

دوستوں کو چاہیئے کہ حضور کے اس تازہ ارشاد کو پڑھیں اور کمر ہمت باندھ لیں۔ اور دنیا کے کونے کونے میں اسلام اور احمدیت کا پیغام پہونچا دیں۔ جس کا آسان سہل اور موثر ذریعہ یہ ہے کہ وہ مندرجہ ذیل کتابوں کے سیٹ دنیا کے تمام سمجھدار اور سنجیدہ اور حق کے متلاشیوں تک پہونچا دیں۔ نیز تمام بڑی بڑی لائبریریوں میں بھی رکھوا دیں۔ تاکہ ہر طبقہ خیال اور مذاق کے لوگ انہیں پڑھیں۔ اور اپنی روحانی تشنگی بجھائیں۔ چونکہ اب ان کی قیمتوں میں حیرت انگیز کمی کر دی ہے۔ اسلئے دوست نہایت آسانی کے ساتھ ان کی اشاعت کر سکتے ہیں۔

انگریزی مجلد کتب کا سیٹ

جس کی پہلے ۱۸ روپیہ قیمت تھی مگر اب صرف پانچ روپے کر دی ہے

(۱) تفسیر و ترجمہ پارہ اول مجلد سنہری
(۲) ٹیچنگ آف اسلام مجلد مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام
(۳) تعلیم المسیح انگریزی ترجمہ مجلد
(۴) احمدیت یعنی حقیقی اسلام مجلد مصنفہ حضرت خلیفہ ثانی جس کا ترجمہ آنریبل سر چوہدری ظفر اللہ خانصاحب نے کیا ہے
(۵) تحفہ پرنس آف ویلز مجلد مصنفہ حضرت خلیفہ ثانی
(۶) سوانح حضرت مسیح موعودؑ مجلد

مندرجہ بالا چھ کتابیں جو اپنے نادر مضامین کے علاوہ کاغذ چھپائی۔ ٹائپ اور جلد بندی کے لحاظ سے بھی دیدہ زیب ہیں۔ اب ۱۸ روپیہ کی بجائے صرف پانچ روپیہ میں ہی دے دی جائیں گی۔ تاکہ دوست دنیا کے مختلف علاقوں میں انہیں آسانی کے ساتھ تقسیم کر سکیں۔

فارسی مجلد کتب کا سیٹ

(اسکی پہلے چھ روپیہ قیمت تھی۔ مگر اب صرف ڈیڑھ روپیہ)

(۱) لجۃ النور مجلد عربی۔ فارسی مصنفہ حضرت مسیح موعودؑ
(۲) درثمین فارسی مخمل مجلد
(۳) دعوت الامیر فارسی مجلد مصنفہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی

ان ممالک کے لئے جہاں فارسی کا رواج ہے۔ یہ سیٹ انشاء اللہ نہایت ہی مفید ثابت ہوگا۔ دوستوں کو چاہیئے کہ صوبہ سرحد بلوچستان۔ افغانستان۔ ایران اور آزاد علاقہ کے لوگوں میں اسکی خوب اشاعت کریں۔ کیونکہ اب تو ان مجلد کتابوں کی قیمت برائے نام صرف ڈیڑھ روپیہ کر دی گئی ہے۔ صوبہ سرحد بلوچستان آباد ان وغیرہ کی جماعتوں کو انکی اشاعت کی طرف خاص طور پر توجہ دینی چاہیئے

اردو مجلد کتب کا سیٹ

جس کی پہلے بھی ۸ روپیہ قیمت تھی مگر اب صرف اڑھائی روپیہ

(۱) کشتی نوح اردو مجلد مصنفہ حضرت مسیح موعودؑ
(۲) حقیقۃ الوحی مجلد
(۳) دعوۃ الامیر اردو مجلد مصنفہ حضرت خلیفہ ثانی

پہلے بھی ان کی ۸ روپیہ قیمت تھی۔ مگر وہ ایک سال سے چار روپے۔ اور آخر کر دی تھی۔ مگر اب تو عام اشاعت کی خاطر مجلد بندھی ہوئی کتابیں صرف اڑھائی روپیہ میں دی جا رہی ہیں۔ دوستوں کو چاہیئے کہ اس نادر موقعہ سے فائدہ اٹھائیں۔ اور اپنے اپنے علاقہ یا صوبے کے سمجھدار سلیم الطبع لوگوں تک انہیں پہونچا دیں۔ بلکہ مختلف پبلک لائبریریوں میں بھی رکھوائیں۔ تاکہ ہر خاص و عام فائدہ اٹھا سکے

ملک فضل حسین منیجر بک ڈپو تالیف و اشاعت قادیان ضلع گورداسپور

بےنظیر اسلامی لٹریچر (بزبان اردو)

تصنیفات مولانا محمد علی صاحب ایم اے ایل ایل بی

سیرت خیر البشر مجلد عہ مجلد
تاریخ خلافت راشدہ ۱۲ عہ
جمع قرآن ۲ ۲ عہ
مقام حدیث عہ ۴ عہ
النبوت فی الاسلام عا ۲ عا
مقدمۃ القرآن حصہ اول ۲
المسیح الدجال و یاجوج ماجوج مجلد ۲
محمد مصطفےٰ ۵
خلافت اسلامیہ ۱
اسلام اور دیگر مذاہب ۲
شناخت مامورین ۳
آیت اللہ ۳

متفرق کتب

اسلامی اصول کی فلاسفی ۱۲
خطبات نبوی (نبی صلعم کے جملہ خطبات) [illegible]
اسرار شریعت تین حصص [illegible]
انوار القرآن (پارہ عم کی تفسیر) [illegible]
انتخاب صحاح ستہ [illegible]
قرآن کریم کا عالمگیر پیغام حریت ۳
رسالہ نماز (نماز کی حقیقت و فلاسفی) ۲
رسالہ روزہ (روزہ) ۴
رسالہ حج (حج) ۴
رسالہ زکوٰۃ (زکوٰۃ) ۳
غذا و صحت (حفظان صحت کتاب) ۸
المنطق (منطق میں عجیب و غریب کتاب) ۳

متفرق کتب

اردو کا قاعدہ ۱
اردو کی پہلی کتاب ۳
دوسری کتاب ۳
تیسری کتاب ۵
اردو زباندانی ۴
تربیت اولاد ۵
اسلام کیا ہے ۴
تسہیل القرآن (قرآن شریف پڑھنے کا آسان طریقہ) [illegible]

حمائل شریف مطبوعہ جرمنی

یہ حمائل حال ہی میں شائع ہوئی ہے۔ جرمنی میں خاص اہتمام سے طبع کرائی گئی ہے۔ نہایت بےنظیر جواب تک ہندوستان میں شائع نہیں ہوئی۔ شائقین کیلئے عجیب و غریب تحفہ ہے کاغذ لکھائی چھپائی اعلیٰ جلد خوبصورت [illegible] عا

شاہنامہ اسلام (حصہ اول و دوم) ... ہر ایک جلد [illegible]

آئینہ کمالات اسلام

اسلام کی بےنظیر خوبیوں کو نہایت وضاحت سے بیان کیا گیا ہے۔ قیمت عا

اسلامی ناول

برکات الدعا

دعا کی [illegible] اور فلسفہ بیان کیا گیا ہے۔ قیمت ۴

حبیبہ

ایک مختصر سا مگر سبق آموز ناول ہے۔ اس کا ضرور مطالعہ کریں۔ قیمت ۳

زینت خیالات

از گیتی آرا بیگم۔ وہ تدابیر جن پر عمل پیرا ہوکر خواتین ترقی کر سکتی ہیں۔ قیمت ۴

کامران

اس میں فاضل مصنف نے کامیاب زندگی بسر کرنے کے ذرائع درج فرمائے ہیں۔ قیمت عہ

ڈائری اوف سمرنا (بزبان انگریزی)

دختر سمرنا کا انگریزی ترجمہ۔ یہ کتاب پڑھنے سے تعلق رکھتی ہے۔ قیمت عہ

ملنے کا پتہ

محصول ڈاک علاوہ — دار الکتب اسلامیہ احمدیہ بلڈنگس۔ لاہور — محصول ڈاک علاوہ

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پٹنہ ۶ر جولائی۔ کل پٹنہ شہر کے ایک محلہ میں بم پھٹنے کی ایک خوفناک واردات ہو گئی جس سے ایک ہندو لڑکا شدید مجروح ہوا۔ جب اس مکان کی جہاں بم پھٹا تھا تلاشی لی گئی۔ تو وہاں سے بم بنانے کا سامان۔ متعدد ضبط شدہ کتابیں اور ایک رجسٹر برآمد ہوا جس میں کئی اشخاص کے نام اور انقلاب پسند جماعت کے قواعد و ضوابط درج تھے۔ ساٹھ نوجوان جو مقامی سکولوں کے طلباء ہیں گرفتار کر لئے گئے ہیں۔

بمبئی ۶ر جولائی۔ اخبار "بمبئی سینٹینل" نے ایک خبر شائع کی ہے۔ کہ تعزیری قیود کی وجہ سے اطالیہ کی مالی اور اقتصادی حالت بالکل دیوالیہ کی صورت اختیار کر چکی تھی اگر تعزیری قیود کی تنسیخ کا اقدام نہ کیا جاتا تو اٹلی کو گھٹنوں کے بل گرایا جا سکتا تھا۔ حکومت برطانیہ نے یہ اقدام اس لئے کیا ہے کہ جھیل سانا پر اطالوی قبضہ ہو چکا تھا۔ اور مصر میں برطانوی مفاد خطرہ میں پڑ گئے تھے ان خطرات کو روکنے کے لئے برطانیہ اور اٹلی کے مندوبین نے ایک معاہدہ کر لیا جس سے مفاہمت ہو گئی۔ اخبار مذکور نے یہ بھی لکھا ہے کہ ڈاکٹر ایمونسکی شاہ اٹلی نے حبشہ کا شہنشاہ بننے سے انکار کر دیا ہے۔

لاہور ۶ر جولائی۔ میاں سر فضل حسین چند دنوں سے بیمار تھے۔ اب معلوم ہوا ہے کہ ان کی حالت پہلے کی نسبت بہت زیادہ بہتر ہے۔ ڈاکٹروں کا بیان ہے کہ میاں صاحب جلد شفا پائیں گے۔

روما ۶ر جولائی۔ کابینہ اطالیہ نے حبشہ میں مارشل بڈوگلیو کی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے اس کے لئے تاعمر کمانڈر انچیف کی تنخواہ کی منظوری دیدی ہے۔

لاہور ۶ر جولائی۔ مسٹر ابن حیدر جی جس نے ڈی اے وی کالج لاہور کے تالاب میں ۴ر جولائی کی صبح کو ۷ بج کر بیس منٹ پر تیرنا شروع کیا تھا۔ آج رات کے دس بج کر بیس منٹ پر ڈاکٹروں کے مشورہ سے تالاب سے باہر نکلا۔ اور اس طرح اس نے متواتر ۶۳ گھنٹے تیر کر دنیا میں تیرنے کا ریکارڈ قائم کر دیا ہے۔ سٹریچر پر اسے باہر نکالا گیا۔ اور آیورویدک ہسپتال پہنچایا گیا۔ جہاں جا کر وہ آرام سے سو گیا۔

جنیوا ۶ر جولائی۔ ۱۵ر جولائی کو اٹلی کے خلاف تعزیری قیود ہٹا دی جائیں گی

نیویارک ۶ر جولائی۔ اس سال امریکہ کے "یوم آزادی" کے روز جو ۴ر جولائی کو تھا۔ متعدد حادثات سے اڑھائی صد اشخاص ہلاک ہو گئے۔

میلبورن ۶ر جولائی۔ آسٹریلیا کا ایک نوجوان ہواباز مسٹر سی۔ جے میلروس جس نے آسٹریلیا سے انگلستان تک پرواز کا نیا ریکارڈ قائم کیا تھا۔ اس ہفتہ ہوائی جہاز کے حادثہ سے ہلاک ہو گیا۔ وہ ایک اور شخص کو لیکر باوجود خرابی موسم پرواز کر رہا تھا کہ میلبورن سے بیس میل کے فاصلہ پر زمین پر پہنچنے سے پیشتر جہاز ہوا میں ٹوٹ گیا جس سے دونوں ہلاک ہو گئے۔

قاہرہ ۶ر جولائی۔ رائیٹر کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ موسم برسات کے شروع ہونے پر حبشہ میں حبشی لٹیروں اور ڈاکوؤں کے ہاتھوں اطالوی باشندوں کو سخت اذیتیں پہنچیں گی۔ خود اطالویوں کو اعتراف ہے کہ حبشیوں کی طرف سے تاخت و تاراج کے انسداد کے لئے ابھی کئی سال درکار ہیں۔ حال میں ایک مذہبی تقریب کے موقع پر حبشیوں نے اطالویوں کو نکال دینے کا حلف لیا۔ اور فیصلہ کیا۔ کہ سخت بارشوں کے ایام میں جبکہ طیارے ناقابل استعمال ہونگے۔ اطالویوں کو نکالنے کے لئے وسیع پیمانہ پر کوشش کی جائے۔ ایک رات ادیس آبابا کے مختلف حصوں میں اطالوی سپاہیوں کے سر کٹے ہوئے پائے گئے۔ جس کے بعد اطالویوں نے ایک ہزار اشخاص کو جن میں بعض یورپین بھی تھے گرفتار کر لیا۔ ان میں سے کئی رہا کر دیئے گئے۔ بہتوں کو سڑکوں پر کام کرنے کے لئے مجبور کیا گیا اور باقیوں کو جیل میں ڈال دیا گیا۔

لائل پور ۶ر جولائی۔ پنڈت جواہر لال نہرو صدر کانگرس کو ایڈریس پیش کرنے کے متعلق کچھ عرصہ سے ڈپٹی کمشنر اور بلدیہ کے چھ ارکان کے درمیان کشمکش ہو رہی ہے۔ اس سلسلہ میں ایک ممبر نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ڈپٹی کمشنر صاحب نے سفارش کی ہے کہ بلدیہ کے ان چھ ممبروں کو رکنیت سے علیحدہ کر دیا جائے۔

نئی دھلی۔ دھلی میں تانگہ ڈرائیوروں کی ہڑتال روز بروز مضبوط ہوتی جا رہی ہے آج ڈپٹی کمشنر سے ان کے وفد نے ملاقات کی اور متعدد مطالبات پیش کئے۔ ڈپٹی کمشنر نے ان کے مطالبات ماننے سے انکار کر دیا بلدیہ دہلی کے ارکان نے ایک غیر رسمی اجلاس میں ان مطالبات کو منظور کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ معلوم ہوا ہے پنڈت جواہر لال نہرو بھی اس سلسلہ میں دھلی آ رہے ہیں۔ سرکاری حلقوں کا خیال ہے۔ کہ شمالی ہند کے مختلف حصوں میں ہڑتالوں کا جو سلسلہ شروع ہے۔ ان کی تہ میں اشتراکیوں کا ہاتھ ہے۔

بمبئی ۶ جولائی۔ سردار ولبھ بھائی پٹیل نے ایک پبلک جلسہ میں اعلان کیا۔ کہ وہ اسمبلی کے آئندہ انتخابات میں بطور امیدوار کھڑے نہیں ہوں گے۔

سپورو (جاپان) ۶ر جولائی۔ ایک روسی جہاز جو ولاڈی واسٹک سے پٹرو پیلاوک جا رہا تھا اور جس میں نو سو روسی تھے ایک جزیرہ سے ٹکرا گیا۔ جس کے نتیجہ میں بہت سی جانیں تلف ہو گئیں۔

پیرس ۶ر جولائی۔ جمعیۃ اقوام کے اجلاس کے بعد فرانس کے پریس میں لیگ کے متعلق مایوسی کا اظہار کیا جا رہا ہے چنانچہ فرانس کا ایک اخبار لکھتا ہے۔ کہ جنیوا کو ایسی فضا سے کبھی دوچار ہونا پڑا تھا۔ دوسرا لکھتا ہے کہ لیگ کے لئے یہ دن تباہی کا پیش خیمہ تھا۔ ایک اور رقمطراز ہے۔ کہ لیگ نے خوش قسمتی سے تعزیرات قائم کر دی تھیں۔ لیکن بعد کے واقعات نے اس کے وقار کو شدید نقصان پہنچایا ہے۔

واردھا ۶ر جولائی۔ معلوم ہوا ہے بابو راجندر پرشاد مسٹر گاندھی۔ مسٹر جمنا لال بجاج۔ بابو پرشوتم داس ٹنڈن اور چند دوسرے اشخاص نے ایک سکیم مرتب کی ہے۔ جس کا مقصد ہندوستان میں ہندی کا رائج کرنا بیان کیا جاتا ہے واردھا میں ایک مرکزی ٹرینگ سکول بھی قائم کیا جائے گا۔ جس میں مختلف صوبوں کے امیدواروں کو پروپیگنڈا کی تعلیم دی جائے گی۔

شملہ ۶ر جولائی ہندوستان اور جاپان کے درمیان مجوزہ تجارتی معاہدہ کے ابتدائی مراحل کے متعلق حکومت ہند اور ایوانہائے تجارت و صنعت کے نمائندوں کے درمیان گفت و شنید شروع ہو گئی ہے۔ مسٹر سٹیوارٹ تمام نمائندوں کے سامنے سابق معاہدہ کے نتائج کے متعلق اعداد و شمار پیش کرینگے تا کہ مندوبین زیر تجویز معاہدہ کے متعلق اپنے خیالات ظاہر کریں۔ اور پھر انہی افکار کی روشنی میں حکومت ہند و جاپانی مندوبین کے درمیان معاہدہ کے لئے گفت و شنید کی جائے۔

لدھیانہ ۶ر جولائی۔ سنگر مشین کمپنی کے دفتر میں آگ لگ گئی۔ جس سے کئی ہزار روپیہ کا نقصان ہو گیا۔

لاہور ۶ر جولائی۔ آج لاہور ہائیکورٹ میں آنریبل سر ڈگلس ینگ اور مسٹر جسٹس دین محمد کے روبرو لالہ ہرکشن لال کی درخواست کی سماعت ہوئی۔ جو انہوں نے پبلک بیان کے سلسلہ میں مراعات حاصل کرنے کے لئے دی تھی۔ ان کے وکیل کی بحث کے بعد لالہ صاحب کے چند مطالبات منظور کر لئے گئے۔ چنانچہ پیپلز بنک کے کاغذات دیکھنے کے متعلق انہیں مراعات دی جائیں گی اور وکیل کی فیس کے لئے ایک ہزار روپیہ دیا جائے گا۔

وی آنا ۶ر جولائی۔ آسٹریا اور جرمنی کے درمیان جو گذشتہ ہفتہ سے جو گفتگوئے مصالحت ہو رہی ہے وہ ناکام ثابت ہوئی ہے۔ ناکامی کی وجہ جرمنی کا وہ مطالبہ ہے۔ کہ آسٹریا کے نازیوں کو اپنے خیالات کی اشاعت اور اپنے ثقافتی پروگرام پر عمل کرنے کی اجازت دی جائے۔ علاوہ ازیں جرمنی نے یہ بات ماننے سے بھی انکار کر دیا ہے۔ کہ خاندان ہیپسبرگ کو واپس آسٹریا بلا لیا جائے۔

امرتسر ۶ر جولائی۔ گیہوں حاضر ۲ روپے ۷ر۶ پائی نخود حاضر ۲ روپے ۱ر۶ پائی سونا دیسی

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی